ہفت روزہ

خدام الدین
لاہور

بیاد
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۲۸ جمادی الاول ۱۴۰۴ھ
۲ مارچ ۱۹۸۴ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۰ لاہور

ہدیہ ۲/۰ روپے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ وتشریح ——— محمد سعید الرحمٰن علوی

وضو ——— ایک نورانی عمل

اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَاہُ فِیْ اَوَّلِ مَا اُوْحِیَ اِلَیْہِ فَعَلَّمَہُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوۃَ ۔

امام دارمی قدس سرہ کے حوالہ سے صاحب مشکوٰۃ علیہ الرحمہ نے حضور نبی مکرم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیرینہ خادم جنہیں لوگ "زید بن محمدؐ" تک کہہ کر پکارتے اور جنہوں نے صحبت و محبت نبوی سے سرشار ہو کر اپنے والدین کے ساتھ جانے سے معذرت کر لی تھی۔ ارشاد فرماتے ہیں :۔

"حضرت جبریل امین علیہ السلام، حضور نبی مکرم رحمت دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں سب سے پہلے حاضر ہوئے۔ تو آپ کو وضو اور نماز کی تعلیم دی۔"

نماز اہم العبادات ہے اور وضو اس کی شرط لازم، جس کے بغیر نماز نہیں۔ وضو کے فرائض چار ہیں جیسا کہ سورۂ مائدہ کے دوسرے رکوع کی پہلی آیت میں ارشاد ہے۔ دورِ صحابہ کے بعد قرآن و سنّت کے عظیم المرتبت عالم و فقیہہ حضرت الامام ابو حنیفہ قدس سرہٗ اسی آیت (سورہ کی آیت ۶) کے حوالہ سے چار فرائض ہی ذکر فرماتے ہیں۔ یعنی چہرہ کا دھونا (پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا، سر کا مسح (چوتھائی سر کا فرض باقی سنّت) اور ٹخنوں سمیت پاؤں کا دھونا ——— نماز کی اس اہم ترین شرط کی تعلیم حضرت جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے نبی کریم علیہ السلام کو سب سے پہلے دی۔ کیونکہ طریق عبادت و بندگی میں نماز کی اہمیت کے پیش نظر ضرورت ہی اس بات کی تھی اور حکمت الٰہی کا عین تقاضا یہی تھا۔

سورۂ بقرہ کی آیت ۲۲۲ میں دو طبقوں کا ذکر ہے جنہیں اللہ تعالےٰ پسند فرماتے اور دوست رکھتے ہیں۔ توّابین اور متطہّرین ــ توّابین سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اندرونی پاکیزگی کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور متطہّرین سے وہ لوگ مراد ہیں جو ظاہری پاکیزگی کی فکر کرتے ہیں جس کی تعبیر علماء نے غسل، وضو، وغیرہ سے کی ہے ——— حضور علیہ السلام کے عمل و قول سے پتہ چلتا ہے کہ وضو کی مروّجہ شکل و صورت کہ اعضاء متعیّنہ کو تین تین بار دھونا نہ صرف آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واصحابہ وسلم) کی تعلیم و طریقہ ہے بلکہ سلسلۂ نبوّت کی جملہ کڑیوں کی سنّت یہی ہے (عن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشکوٰۃ) اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر وقت باوضو رہنا اہل ایمان کی علامت و نشانی ہے ــــ جس کی وجہ ان سطور کے راقم کی ناچیز سمجھ میں یہ آتی ہے کہ موت کا کوئی وقت متعیّن نہیں تو بندہ کو چاہئے کہ ہر وقت پاک ہو کر رہے تاکہ جب مالک کا بلاوا آئے تو پاکیزگی کی حالت میں دربارِ اقدس میں حاضری ہو۔ حتیٰ کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جو شخص باوضو

(باقی ۸ پر)

باتیں اُن کی یاد رہیں گی | حضرت لاہوریؒ کے ارشاداتِ عالیہ کا مسلسل انتخاب

اللہ تعالےٰ کے دربار میں کامیاب ہونے والوں کی سات صفتیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

نماز کا فائدہ

ترجمہ: ابی ذرؓ سے روایت ہے تحقیق نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واصحابہ وسلم سردی کے موسم میں نکلے اور پتّے (درختوں کے) گر رہے تھے۔ پھر آپؐ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں۔ راوی نے کہا۔ پھر وہ پتے گرنے شروع ہو گئے۔ ابو ذر نے کہا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ اے ابی ذر! میں نے کہا لبّیک یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا۔ تحقیق مسلمان بندہ البتہ نماز پڑھتا ہے۔ اس نماز کے ذریعہ سے اللہ کی رضا چاہتا ہے۔ بس اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتّے اس درخت سے جھڑے ہیں۔ (رواہ احمد)

نماز نہ پڑھنے کی سزا

عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ایک دن نماز کا ذکر فرمایا۔ پھر آپؐ نے فرمایا جس شخص نے نماز کی حفاظت کی (یعنی بالالتزام ہمیشہ پڑھی) نماز اس کے لئے نور نور ہو گی اور اس کے حق میں دلیل ہو گی (یعنی اس کے ایمان کا ثبوت ہو گا۔ ذکرہ فی المرقاۃ) اور نمازی کی نجات کا باعث ہو گی۔ اور جس نے اس پر حفاظت نہ کی (مثلاً بالکل ہی نہ پڑھی یا کبھی پڑھی اور کبھی نہ پڑھی) اس کے حق میں نور نہیں ہو گی اور نہ اس کے حق میں دلیل ہو گی اور نہ نجات ہو گی۔ اور وہ شخص قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف (یہ وہ مشرک تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واصحابہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے جنگ احد میں قتل کیا تھا) کے ساتھ ہو گا۔ (رواہ احمد والدارمی، والبیہقی فی شعب الایمان)

ایک نہایت ضروری سوال اور اس کا جواب

کیا مذکورۃ الصدر سات صفتوں سے متّصف نہ ہونے والے انسان دربارِ الٰہی میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور عزت پا سکتے ہیں؟ اس سوال کا جواب اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں جو فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے :۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝

(الجاثیہ ع ۲، پ ۲۵)

ترجمہ: کیا گناہ کرنے والوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم ایمانداروں، نیک کام کرنے

والوں کے برابر کردیں گے ان کا جینا اور مرنا برابر ہے وہ بہت ہی بُرا فیصلہ کرتے ہیں۔"

حاصل

یہ نکلا کہ بد اور نیک برابر نہیں ہو سکتے۔ یعنی جو لوگ دنیا کی زندگی بسر کرنے میں اللہ تعالےٰ کی رضا کے تابع نہیں ہیں۔ کھانے پینے، پہننے، اٹھنے، بیٹھنے، سونے اور جاگنے، کمانے اور خرچ کرنے میں فقط اپنے نفس کے تابع ہیں ان کے مقابلے میں وہ لوگ ہیں جو مذکورہ الصدر حاجات میں اپنے نفس کی خواہش کے مطابق کوئی کام نہیں کرتے۔ ہر معاملہ میں اللہ تعالےٰ سے استصواب رائے کرنے کے بعد قدم اٹھاتے ہیں۔ کیا یہ دونوں برابر ہونے چاہئیں۔ ہرگز نہیں۔

آزاد خیال

لوگوں کے لئے گذشتہ اعلانِ الٰہی میں بہت بڑی عبرت ہے۔ یہ اُن کا اختیار ہے کہ دنیا کی چند روزہ زندگی کو آزادی سے بسر کرکے آئندہ کی ابدالآباد کی زندگی قید میں بسر کرنا پسند کریں۔ اور وہ قید کی زندگی دوزخ میں بسر کرنی ہوگی۔ جس کی آگ کی گرمی دنیا کی آگ کی گرمی سے انہتّر حصّہ زیادہ ہے یہاں کی آگ کی گرمی اس گرمی کے مقابلہ میں سترّواں حصّہ ہے۔ اس آگ میں ڈالے جانے سے آدمی تین چار منٹ کے اندر فنا ہو جاتا ہے۔ اس آگ میں انسان کو کبھی موت نہیں آئے گی۔

آزاد خیالوں کی

اللہ تعالےٰ سے گفتگو

خدا تعالےٰ کی شریعت سے آزاد ہو کر جنہوں نے دنیا کی زندگی بسر کی تھی۔ اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا:۔

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝

(سورۃ المؤمنون ع ۶ - پ ۱۸)

ترجمہ: کیا تمہیں ہماری آیتیں نہیں سنائی جاتی تھیں۔ پھر تم انہیں جھٹلاتے تھے۔ کہیں گے۔ اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی تھی اور ہم لوگ گمراہ تھے۔ اے رب ہمارے! ہمیں اس سے نکال دے اگر پھر کریں تو بے شک ظالم ہوں گے۔ فرمائے گا اس میں پھٹکارے ہوئے پڑے رہو۔ اور مجھ سے نہ بولو۔"

دعا

اللہ تعالےٰ ہم سب مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ کی رضا کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین!

اعتبار نہیں

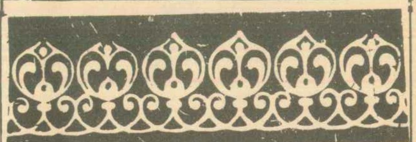
- لالچی کی دوستی کا ——
- عورت کی محبت کا ——
- بدعملی میں اچھی بات کا ——
- دوست کے دشمن کا ——
- خوشامدی کی تعریف کا ——
- چند روزہ زندگی کا ——
- غصّہ میں زبان کا ——
- دشمن کے دوست کا ——

(حدیث و آثار)

جھوٹ! معاشرہ کی سب سے بڑی برائی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ خدام الدین لاہور



جلد ۲۹ • شمارہ ۳۵
۲۸ر جمادی الاوّل ۱۴۰۴ھ • ۲ر مارچ ۱۹۸۴ء

رئیس الادارہ
شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عبیداللہ انور

مجلس ادارت
مولانا محمد اجمل قادری
محمد سعید الرحمٰن علوی
ظہیر میر ایم اے ایل ایل بی

اس شمارے میں

بدل اشتراک

سالانہ	ششماہی	سہ ماہی
-/۸۰	-/۴۵	-/۲۵

فی پرچہ -/۲ روپے

طابع: منہاج الدین اصلاحی • مطبع شرکت پرنٹنگ پریس لاہور
ناشر: مولانا عبیداللہ انور
مقام: اندرون شیرانوالہ دروازہ، لاہور

اسلحہ اور افغان مہاجرین

آئی۔ جی سرحد کے حوالہ سے یہ خبر اخبارات کی زینت بن چکی ہے کہ منشیات کی سمگلنگ میں ہر تیسرا مجرم افغان مہاجرین سے تعلق رکھتا ہے —— اور اب آئی۔ جی سندھ کے حوالہ سے یہ خبر اخبارات نے جلی سرخیوں سے شائع کی ہے کہ سندھ میں جرائم پیشہ لوگوں کو اسلحہ افغان مہاجرین سے مل رہا ہے (۲۲ر فروری ۱۹۸۴ء)

ہم نے پہلی خبر پر جو گذارشات پیش کی تھیں انہیں ایک بار پھر ملاحظہ فرمائیں اور اس کے ساتھ ہی اس تازہ خبر کو ملا کر واقعات کی کڑیاں ملائیں تو حالات جو رُخ اختیار کرتے نظر آئیں گے وہ بیحد سنگین اور وجہ پریشانی ثابت ہوں گے۔

ہم پہلے کی طرح اب پھر یہ بات کہتے ہیں کہ بہ حیثیت مسلمان افغان باشندوں سے ہمیں ہمدردی ہے اور ہماری خواہش ہے کہ وہ امن و عافیت سے اپنے گھروں کو لوٹیں اور سکون کی زندگی گذاریں۔ لیکن موجودہ عالمی پس منظر میں جس طرح ہم نے بھڑوں کے چھتّے میں ہاتھ ڈالا ہے اسے کوئی بھی عقلمند آدمی پسند نہیں کرے گا —— افغانستان پڑوسی مُلک ہی نہیں مسلمان ملک بھی ہے اس ملک میں جو کچھ ہو لیکن یہ واقعہ ہے کہ اس نے مرزائیت کو قبول نہ کیا اور مرزائی مبلّغین کو مرتد قرار دے کر انہیں اس انجام سے دو چار کر دیا جس کے وہ بجا طور پر مستحق تھے۔ چودھری ظفر اللہ خاں نے اپنی وزارتِ خارجہ کے زمانہ میں ان مرتدین کے قتل کا اس طرح انتقام لیا کہ آج دن تک افغانستان اور پاکستان ایک دوسرے کے قریب نہ آسکے۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ پاکستان پر جب بھی کوئی ابتلاء کا وقت آیا تو افغانستان نے اس کی پریشانیوں میں کسی قسم کا اضافہ نہیں کیا۔ ایوب خاں مرحوم نے تسلیم کیا ہے کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بین الاقوامی

(باقی ۱۲ پر)

شب و روز

حکیم آزاد شیرازی

کچھ لوگوں کے اس طرح گذر جاتے ہیں دن رات
ہر روز روزِ عید ہے ، ہر شب شبِ برات

کچھ لوگ وہ بھی ہیں جنہیں یہ زندگی ہے شاق
ہر روز روزِ ہجر ہے ، ہر شب شبِ فراق !

سرمایہ دار کے لئے ہر روز عید ہے
اس کے لئے یہ زیست سراپا سعید ہے

مفلس کا اس جہان میں خانہ خراب ہے
دن ہو کہ رات زیست سراپا عذاب ہے

ہر میکدے میں رات دن دولت کا رقص ہے
نوکِ سنانِ زیست پہ غربت کا رقص ہے

دنیا میں مسئلہ فقط دن رات ایک ہے
محنت ہے نیک یا یہاں سرمایہ نیک ہے

بے شک کمائی جاتی ہے دولت فریب سے
سرمایہ کے ہے قبضہ میں محنت فریب سے

مذہب کا خوف ، دین کا لالچ ، خدا کا ڈر
سرمایہ داریوں کے یہ چیلے ہیں ، کارگر

دولت ہے جس کے پاس کمینہ نہیں رہا
غربت کو زندگی کا قرینہ نہیں رہا

نہ کوئی ذات پات نہ نام و نسب یہاں
دولت کا کھیل ہوتا ہے ہر روز و شب یہاں

مفلس ہو آدمی تو نہ عزت نہ خاندان
سرمایہ دار ہو تو ہے ذی جاہ و ذی شان

ایماں کا فلسفہ ہو کہ اخلاق کی اپیل
غربت کے حل کے واسطے کافی نہیں دلیل

غیرت ہے کوئی چیز ، نہ عزت ہے کوئی شئے
دنیائے دُوں میں ہاں فقط دولت ہے کوئی شئے

گردش میں آسماں ہے تو چکر میں ہے زمیں
پر انقلاب کوئی شب و روز میں نہیں

آسائشوں کی موت ، مشینوں کا راج ہے
آزاد زندگی کا مرض لا علاج ہے

○

مجلسِ ذکر

ضبط و ترتیب : علوی

شہید کی موت قابلِ رشک ہوتی ہے

اسلام ہر مظلوم کا پشت پناہ ہے

پیرِ طریقت حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم العالی

بعد از خطبہ مسنونہ :

محترم حضرات و معزز خواتین !

اسلام نام ہے ہر خیر و برکت کے مجموعہ کا ۔ اور ایک مسلمان ذمہ دار ہے ہر حکم الٰہی کی تعمیل کا —— کلمۂ ایمان پڑھ لینے اور قلب و نظر سے اس کی تصدیق کر لینے سے مدتوں کفر کی آغوش میں رہنے والا دائرہ اسلام میں آجاتا ہے ۔ اس دائرہ میں داخل ہوتے ہی اس پر نماز لازم ہو جاتی ہے جو اہم ترین فرض ہے اور جس کے متعلق کئی مرتبہ عرض کیا گیا کہ اس کے معاملہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے سہولتیں بہت ہیں لیکن اس کی معافی کسی شکل نہیں ۔ رمضان آجائے تو بشرط صحت و عدم سفر ہر بالغ مسلمان روزے کا پابند ہوتا ہے ۔ ہاں بیماری و سفر کے باوجود بھی روزہ رکھے تو یہ عزیمت اور بڑے ثواب کا کام ہے ۔

زکوٰۃ و حج کا تعلق ہے تو ان کا انحصار استطاعت و مال پر ہے —— اس مختصر بیان سے واضح ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کی ذمہ داریوں کا دائرہ ایسا ہے کہ بعض ذمہ داریوں کا وہ ہر وقت پابند ہے جیسے نماز ، بعض ذمہ داریاں بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہیں جیسے زکوٰۃ کی شرط سرمایہ اور سال کا گذرنا ہے تو حج کی شرط سرمایہ و استطاعت ہے ۔ ایسا ہی ایک فرض لازم جہاد ہے ۔ جیسے ایک ذمہ داری ذکر الٰہی ہے —— ذکرِ الٰہی کا جہاں تک تعلق ہے اس کا دائرہ نماز سے بھی زیادہ وسیع ہے کہ ہر وقت ، ہر گھڑی ، ہر آن ذکر ہو سبحوہ بکرۃ و اصیلا نماز ہے تو ذکر ہے ، میدانِ جہاد ہے تو ذکر ہے اور حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تیری زبان ہر وقت ذکر سے تر رہے —— لیکن جہاد کا جہاں تک تعلق ہے وہ ہر وقت نہیں مخصوص اوقات میں ہوتا ہے کافر اور بد دین طاقتیں جب اسلام کی قوت کو چیلنج کریں ، اہل اسلام پر زیادتی کریں ، فرائض کی ادائیگی میں رکاوٹ ڈالیں ، ظالم بن کر لوگوں کو ستائیں تو ان حالات میں جہاد لازم ہے ۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو اللہ تعالےٰ شدید ناراض ہوتے ہیں اور ایسی قوم ذلت و ادبار کا شکار ہو جاتی ہے آپ نے سوچا کہ آج مسلمان کیوں سیاہ بختی کا شکار ہے ؟ اس کی وجہ صاف ہے کہ اس نے فرض جہاد کو ترک کر دیا ۔ جہاد کے لئے طیاری کا قرآنی حکم جو نماز کی طرح لازم ہے اس کی طرف توجہ نہیں ، جدید ہیوی اسلحہ ، ایٹم بم وغیرہ بنانا ہمارا فرض تھا لیکن ہم اس فرض سے غافل ہیں ، اسلام سے ہمارا تعلق مخلصانہ نہیں ۔ آپس کے انتشار

اور جھگڑوں نے ہماری ہیبت اور وقار کو ختم کر دیا ہے۔ ہم جدید ٹیکنالوجی اور ان فنون سے محروم ہیں جو اس معاملہ میں ہمارے کام آ سکیں۔ اس قسم کے حالات پیدا ہو جائیں تو قوم پر خوف مسلّط ہو جاتا ہے وہ غیروں کی محتاج ہو کر رہ جاتی ہے —— یہی حال اس وقت ہمارا ہے، ہم اپنے جھگڑوں کے لئے قرآن سے فیصلہ لینے کے بجائے یو۔ این۔ او اور بین الاقوامی عدالت انصاف جاتے ہیں، ہم پر کوئی چڑھائی کرتا ہے تو باہم مل کر اس کا مقابلہ کرنے کے بجائے اقوام متحدہ کی قراردادوں پر بھروسہ کرتے اور بین الاقوامی فوج سے تحفّظ حاصل کرتے ہیں — یہ باتیں ذلّت و پستی کا باعث ہیں اور ہم اس کا شکار ہیں —— اس تاریک رات میں کبھی کبھار کوئی روشنی کا چراغ ٹمٹماتا ہے تو مسرت اور خوشی ہوتی ہے۔ جیسے ابھی حال ہی میں ہمارے ایک مجاہد مقبول بٹ تھے وہ ایک تنظیم کی وساطت سے بڑے عرصہ سے اپنی آزادی سلب کرنے والوں سے لڑ رہے تھے۔ جو عین جہاد ہے۔ استحصالی قوتوں نے انہیں کئی بار دبوچا اور وہ پھر دب گئے لیکن پھر ابھرے اور ابھر کر اپنے دشمنوں کو ناک چنے چبوائے۔ اب آٹھ برس قبل انہیں موت کی سزا ہوئی اور اب اچانک ان کا چراغِ حیات گل ہو گیا — اس شخص کی موت قابلِ رشک ہے کہ اس کا مقصد نیک تھا۔ انسانی آزادی، مظلوم کا تحفّظ اور اس کی پشت پناہی، جو اسلام کا سبق ہے اس کے لئے وہ مرا اور ایسے مرنے والا زندہ ہوتا ہے، اس کی موت قابل رشک ہوتی ہے — اللہ رب العزت اس کی قربانی قبول فرما کر ہمارے چھوٹے بڑوں کو ان جذبات سے نوازے۔ آمین!

بقیہ : احادیث الرسولؐ

سوتا ہے اور سونے میں دائیں پہلو (قبلہ رو) کا اہتمام کرتا ہے اور اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں اپنی نیازمندی کا معاملہ تازہ کر لیتا ہے تو ایسے شخص کو اگر نیند آ گئی تو وہ سعادت و شہادت کی موت ہو گی۔

ایک موقعہ پر رسول کریم علیہ السلام قبرستان تشریف لے گئے اور اہل قبور کے لئے دعا فرمائی (طریقہ یہ ہے کہ قبرستان جائے دعا مسنون پڑھے، قبر پہ جھکے اور بوسہ دئے بغیر اس طرح کھڑا ہو کہ میّت کا منہ اس کے سامنے ہو اور بغیر ہاتھ اٹھائے جو پڑھنا چاہے پڑھ کر اسی طرح دعا کر دے) صحابہ کرام علیہم الرضوان نے قدرتی طور پر سوال کیا کہ قیامت کے دن اَن گنت امّتوں کی موجودگی میں آپ اپنی امّت کو کس طرح پہچانیں گے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وضو کے اعضاء اس سبب سے ایسے چمکتے ہوں گے جس طرح سیاہ گھوڑوں میں سفید گھوڑے چمکتے ہیں اور ان کا مالک انہیں پہچان لیتا ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ وضو پورے اہتمام سے کیا جائے مناسب ہے کہ اونچی جگہ قبلہ رو ہو کر بیٹھے۔ پانی کے استعمال میں احتیاط برتے۔ مسواک، انگلیوں کا خلال اور داڑھی کا خلال خوب کرے اور اعضاء کو اس طرح دھوتے کہ کوئی بال بھی خشک نہ رہنے پائے۔ اس قسم کا وضو حقیقی ثمرات کا باعث ہو گا۔ ہماری جو بہنیں ناخنوں پر پالش لگاتی ہیں وہ سمجھ لیں کہ پالش ہو یا کوئی دوسری جسمانی چیز، اس کے سبب وضو ہوتا ہے نہ غسل۔ ایسی بہنیں ہمیشہ پاکیزگی سے محروم رہتی ہیں اور نماز پڑھنے کے باوجود ان کی نماز نہیں ہوتی۔ ہاں عورت حسن و زیبائش کے لئے مہندی لگا لے تو حرج نہیں، کہ مہندی کا جسم نہیں خالی رنگ ہے —— اللہ تعالٰی توفیق عمل دے۔

خطبہ جمعہ

ضبط و ترتیب : علوی

سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازشیں

کتابُ اللہ اور سنّتِ رسولؐ پر اعتماد رکھیں!

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی

بعد از خطبہ مسنونہ :-

قال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ و اصحابه وسلم تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا کِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِیِّهٖ۔

(موطا امام مالک ص ۳۶۳)

بزرگانِ محترم، برادرانِ عزیز!

حضور نبی اکرم علیہ السلام کا جو ارشاد گرامی آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ اس پر میں کسی قدر ضروری گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اس سے قبل اس کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں :-

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک تم ان کا سہارا لئے رہو گے، ہرگز گمراہ نہ ہو گے — اللہ تعالٰی کی کتاب اور اس کے نبی کی سنّت"۔

اس روایت کے حوالہ سے دو باتوں پر اس وقت آپ حضرات سے کچھ کہنا ہے —— ایک تو یہ کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو حضور نبی مکرم علیہ السلام کے ارشادات طیبات کو سند و حجت نہیں سمجھتے اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے اور ارشادات نبوّت کی اس طرح نفی کرتے ہیں۔

فتنۂ انکار حدیث

اس قسم کے لوگوں کو فتنۂ انکار حدیث کا علمبردار کہنا چاہئیے یہ فتنہ اس جدید تعلیمی تحریک کے ساتھ ہی پیدا ہوا جو انگریزی غلامی کے دور میں مسلمان قوم کی تعلیمی ترقی کے نام پر اٹھی۔ لیکن بدنصیبی یہ ہے کہ یہ فتنہ منظم اس وقت ہوا جب لاکھوں انسان مال و جان کی قربانی دے کر اس ملک میں اللہ کے نام پر آ گئے اور اسلامی نظام کو ترسنے لگے۔ سول سروس کے ایک پرانے ملازم کو سرکاری سرپرستی میں یہ فکر پروان چڑھانے کا موقعہ ملا۔

حضرت لاہوریؒ کا کردار

اس فتنہ کے پاکستانی علمبردار چونکہ سول سروس کے ملازم تھے انہیں سرکاری سرپرستی حاصل تھی اور اس طرح آزاد خیال لوگوں کو دینی قیود سے چھٹی مل رہی تھی اس لئے یہ فتنہ بڑھنے اور پھیلنے لگا اور بھی بہت سے علماء کرام نے اس سلسلہ میں کوششیں کیں (اللہ تعالٰی ان کی کوششوں کا ثمر انہیں عطا فرمائے) لیکن ہمارے شیخ و مرشد امام لاہوری قدس سرہٗ نے اپنی وفات سے چند دن قبل اس فتنہ کے خلاف جو زبردست جہاد کیا اس کے نتیجہ میں اللہ رب العزت نے مسلمانوں کے ایمان بچا لئے۔ حتّٰی کہ اس کے بعد حکومتی سرپرستی کا دھندا ڈھیلا پڑا اور بالآخر ختم ہو گیا وگرنہ کلمہ طیبہ کے دوسرے جزو محمد رسول اللہ کے ساتھ ساتھ اطیعوا الرسول اور ان متعدد آیات

کی نفی ہوئی جو حضور علیہ السلام کی اطاعت و اتباع کی فرضیت پر مشتمل ہیں۔

اس فتنہ کی بنیاد کیسے پڑی؟

محترم حضرات! دوسری بات جو اس ضمن میں کہنی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ یہ فتنہ یعنی حضور علیہ السلام کی اطاعت لازم نہیں اور آپ کے ارشادات سند و حجت نہیں۔ اس کی بنیاد کیا ہے ۔۔؟ بعض لوگ اللہ اور اس کے رسول کے بجائے قرآن اور رسول کے الفاظ کو مرکزِ ملت کا عنوان دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مرکزِ ملت جو قرآنی احکام نافذ کرے وہی صحیح ہیں۔ ایسے لوگوں کے نزدیک زکوٰۃ کی شرح اڑھائی فیصد آج ہونے کا کوئی جواز نہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ایسا ہوتا تو یہ بات قرآن میں واضح طور پر موجود ہوتی۔ قرآن نے جب یہ مقدار نہیں بتلائی تو "مرکزِ ملت" (قوت حاکمہ) ہر دور کی مناسبت سے اس میں کمی بیشی کر سکتی ہے اور یہی حال باقی چیزوں کا ہے ــــــ گویا "مرکزِ ملت" ان لوگوں کے نزدیک اصل سند و حجت ہے کہ وہ جو کہے وہ درست و صحیح ہوگا۔ لیکن جیسا کہ ہم نے عرض کیا اگر یہ تخیل مان لیا جائے تو نہ صرف اطاعت رسولؐ کے معاملہ میں قرآن کے ارشادات کی نفی ہو گی بلکہ وہ تمام احکاماتِ اسلام بازیچہ اطفال بن کر رہ جائیں گے کوئی حاکم یا مرکزِ ملت زکوٰۃ کی شرح میں کمی بیشی کرے گا تو کوئی کہے گا کہ روزے مستقلاً سردیوں میں طے کر لئے جائیں، کسی کے نزدیک قربانی پر لاکھوں کا اُٹھنے والا سرمایہ رفاہی کاموں پر خرچ کرنا زیادہ بہتر ہوگا۔ تو کسی کے نزدیک وقتی ضرورت سے ایک عورت کی شہادت اور سود کے جواز کی راہ کھل جائے گی ــــــ ان فتنوں سے محفوظ رہنے کے لئے حضور نبی مکرم علیہ السلام نے کتاب اللہ کے ساتھ اپنی سنت کو بنیادی ماخذ بتلایا اور قرآن کی طرح اس سے تمسک کو لازم فرمایا ــــــ لیکن الحاد پسند طبیعتوں نے جہاں یہ عقیدہ گھڑا کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں مخلوق ہے وہاں یہ بھی عقیدہ گھڑا کہ کتاب اللہ کے ساتھ دوسری سند "عترتی" ہے سنّتِ رسول نہیں۔

قرآن محفوظ نہیں؟

ان الحاد پسندوں نے جن کا مرکز بالعموم سرزمین ایران رہی۔ سب سے پہلے تو قرآن کے غیر محفوظ ہونے کا ساز چھیڑا اور بتلایا کہ حضور علیہ السلام کے بعد خلیفہ اوّل اور پھر خلیفہ ثالث کی کاوش سے حفاظتِ قرآنی کا وعدہ جو مکمل ہوا وہ صحیح نہیں بلکہ خلیفہ چہارم جو ان کے مسلک میں خلیفہ بلافصل ہیں، ان کا مرتبہ قرآن صحیح ہے لیکن دنیا اس سے محروم ہے وہ غار والے بزرگ کے پاس ہے ان کی آمد پر مل جائے گا۔ جب تک ان کا ظہور نہیں ہوتا تقیہ کے طور پر اسی موجودہ سے کام چلایا جائے ــــــ لیکن یہ عقیدہ لوگوں کے حلق سے اتارنا آسان نہ تھا۔ اس لئے اسے کلام الہٰی کے بجائے مخلوق کہہ کر اس کی اہمیت گھٹانے کی تدابیر ہوئیں اور دوسری عظیم بنیاد یعنی سنتِ رسولؐ کا سرے سے انکار کر کے اسے عترتی میں تبدیل کر دیا گیا ــــــ یہ تبدیلی جہاں پیغمبر علیہ السلام کے ارشاد میں واضح اور صریح تحریف و خیانت تھی وہاں اس سے اصل مقصد پورے دین کی عمارت کو ڈھانا تھا۔ گویا آج جس چیز کو مرکزِ ملت کہا جاتا ہے، پرانے دور میں اس کی تعبیر اس طرح کی گئی کہ حضور علیہ السلام کی سنت کے بجائے سارا انحصار عترت کے حوالہ سے شخصیات پر کر لیا گیا۔

عترت پر انحصار کیوں؟

سوال یہ تھا کہ عترت پر انحصار کیوں کیا گیا؟ قرآن اور آپؐ کے ساتھ سنّت کافی نہ تھی؟ اس کا جواب مشہور شیعہ مصنف حکیم طوسی کے یہاں ملتا ہے جو کہتے ہیں کہ:۔

"نہ تو کتاب الہٰی کافی ہے کہ وہ تمام احکام کی جامع نہیں اور نہ ہی سنت کافی ہے کہ اس میں بھی سب احکام کا احاطہ نہیں"

(شرح تجرید صـ۲۲۷ مطبوعہ قم)

جب کتاب الہٰی ناکافی ہے اور حجّت نہیں اور یہی حال سنت کا ہے تو پھر اللہ کی مخلوق کون سنّت و حجت ہوگا؟ اصول کافی صـ۱۷۷ ج ۱ پر ہے کہ "حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجت تھے کیونکہ پہلے یہ خیال تھا کہ قرآن حجت ہے لیکن ہم نے دیکھا کہ ہر گمراہ اور بدعتی طبقہ اسی سے سند لیتا ہے اس لئے خیال ہوا کہ قرآن نہیں بلکہ اس کے ساتھ قیمؐ ضروری ہے اور وہ ہیں حضرت علی، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ان کی اطاعت فرض ہے، اور رسول اللہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہی کی ذات حجت تھی" سیدنا علیؓ کے بعد پھر کیا ہوا؟ حضرت علی نقی جو بارہ ائمہ کے تصوّر کے ایک امام ہیں ان منقول ہے کہ:

"خدا کی قسم ہر دَور میں اللہ تعالیٰ کی حجت رہی اور مخلوق کبھی حجتِ خداوندی سے خالی نہیں ہوئی ــــــ اب حجت میں ہوں"

گویا منکرین حدیث آج جس چیز کو مرکزِ ملت کہتے ہیں اس کی ابتدائی تعبیر قیمّ اور حجت سے کی جاتی تھی کہ نہ قرآن کافی ہو سکتا ہے نہ حدیث و سنتِ رسول، اگر بات بن سکتی ہے تو حجتِ خداوندی سے اور قیمّ سے۔ جس کی پہلی کڑی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ حضرت علی سمیت ان تمام حضرات کی اطاعت فرض و واجب ہے جو یکے بعد دیگرے حجت و قیمّ تھے۔ گویا خاتم النبیین محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واصحابہ وسلم کے بعد ایک مستقل عہدہ ایسا رہا جو نبیوں کی طرح تھا اور اس کی اطاعت لازم و ضروری تھی کہ اس کے بغیر نہ قرآن کام آ سکتا ہے نہ سنّتِ رسول؟

یہ عہدہ کیا ہے؟

یہ عہدہ و منصب اس تخیل کے علمبرداروں کی زبان میں "امامت" کہلاتا ہے جو نبوّت کی طرح ہے یعنی امام کو امت بنانے کا اختیار نہیں ہوتا لیکن ہوتا یہ منصوص ہے، نبی کے لئے جو شرائط ہیں وہی امام کے لئے ہیں ــــــ وہ من جانب اللہ ہوتا ہے اور اس کی اطاعت فرض ہے۔ اس من گھڑت اور قرآن و سنت سے صریح مخالف عقیدہ کی بنیاد فراہم کرنے کے لئے حضور علیہ السلام کے حجۃ الوداع کے مشہور ارشاد میں سنّتہٗ نبیّہ کے بجائے عترتی کی تحریف کی گئی اور بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے یہاں علم سے کورے واعظین اسی لَے میں بات کرتے ہیں اور جہالت کی وجہ سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگ حضرت الامام الشاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کا یہ ارشاد سامنے رکھیں۔

"جو شخص یہ کہے کہ حضور علیہ السلام خاتم النبیین ہیں ــ لیکن اس کا معنی یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبی کا نام نہیں دیا جائے گا لیکن نبوّت کا جو معنی ہے کہ کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کے لئے مفترض الطاعۃ (جس کی اطاعت فرض ہو) اور معصوم ہو کر مبعوث ہو اور یہ کہ یہ صفات نبی کے بعد ائمہ میں موجود ہیں تو ایسا شخص زندیق ہوگا"

(المسوّی شرح موطا صـ۱۱۰)

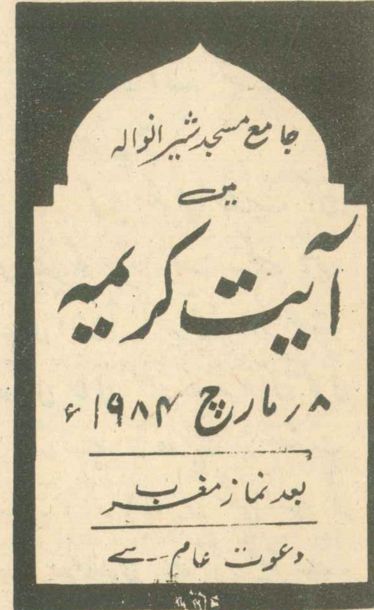
(باقی ۲۶ پر)

بقیہ : اداریہ

مہروں نے افغانستان کو بہت بھڑکایا لیکن انہیں کسی قسم کی کامیابی نہ ہوئی — اب ہندوستان کا مظلوم مسلمان اور فلسطین کے کیمپوں میں بسنے والے لاکھوں عرب مسلمانوں اور سب سے آخر میں ایران کے ستم رسیدہ سنیوں کے معاملہ میں ہمارے ایمانی جذبات اور دینی غیرت کو کیوں زنگ لگ گیا ہے ؟ ہم نے ”نؤمن ببعض و نکفر ببعض“ کا وطیرہ کیوں اختیار کر رکھا ہے ؟ افغانستان کے ستم رسیدہ لوگ مسلمان اور ایک بڑی طاقت کے ظلم کا شکار ہیں تو ہندوستان، کشمیر اور فلسطین کے لوگوں کا بھی یہی حال ہے ان کے معاملہ میں ہمارے جذبات بلّی کیوں سرد ہیں ؟

رب العزّت دنیا بھر کے ستم رسیدہ مسلمانوں کی مشکلات دور فرمائے، انہیں امن و عافیت نصیب فرمائے اور مسلم قیادت کو ہوشمندی اور تدبّر کے ساتھ صحیح فیصلے کرنے کی توفیق دے۔

علوی ۲۸ فروری ۱۹۸۴ء



خلفائے اسلام کا قابلِ تقلید کردار

(حکیم عبید اللہ یٰسین حسنی)

آپ نے اکثر سنا ہوگا کہ آنحضورؐ بڑی غربت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ گھر میں کوئی ساز و سامان نہ تھا۔ کئی کئی دن چولہا گرم نہیں ہوا کرتا تھا۔ کپڑوں میں پیوند لگے ہوتے تھے۔

درحقیقت نبی اکرمؐ کی اس غریبی کی وجہ یہ تھی کہ حضورؐ کے پیش نظر انسانوں کی پرورش کا سوال تھا کہ کوئی فرد بھوکا نہ رہے۔ اس اسلامی نظام کے تحت اس نظام کا مرکز یعنی امیر ملّت اپنے آپ کو سب سے پیچھے رکھتا ہے، یعنی وہ نہیں کھاتا۔ جب تک اس کا اطمینان نہ ہو جائے کہ تمام افراد مملکت کا پیٹ بھر گیا ہے۔ وہ نہیں پہنتا جب تک یہ نہ دیکھ لے کہ ہر فرد کو کپڑا نصیب ہو گیا ہے جس کے سر پر اتنی بڑی ذمہ داریاں ہوں۔ وہ کس طرح مرغ پلاؤ کھا سکتا ہے اور کیسے کمخواب و ریشم پہن سکتا ہے ؟ یہ تھی وجہ جس کی بناء پر سرکارِ مدینہؐ ایسی تنگی و عسرت کی زندگی بسر کرتے تھے نہ یہ کہ آپؐ کو دنیا سے نفرت تھی۔ مدینہ کی زندگی میں بارہا ایسے مواقع آئے کہ مالِ غنیمت کے آپؐ کے قدموں میں مال و دولت کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں۔ اور اللہ کا رسولؐ ایک ایک چیز تقسیم کر کے دامن جھاڑ کر خالی ہاتھ اپنے گھر واپس آ رہا ہے ؎

سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی

دوسری مثال

نبی اکرمؐ کے بعد جب اس نظام کی ذمہ داریاں حضرت ابوبکرؓ کے کندھوں پر آئیں تو یہی کیفیت آپ کی تھی۔ حضرت عمرؓ نے ایک دن دیکھا کہ آپ گٹھڑی سر پر اٹھائے بازار میں چلے جا رہے ہیں۔ پوچھا کہ یہ کیا ہے ؟ فرمایا کپڑا بیچنے جا رہا ہوں تاکہ اپنی اور بیوی بچوں کی روٹی کی فکر کر لوں۔ انہوں نے کہا کہ اب آپ کا سارا وقت ملّت کی ملکیت ہے۔ اسے آپ اپنی ضروریات کے لئے صرف نہیں کر سکتے۔ آپ اپنا پورا وقت ادھر دیجئے اور گزارے کے لئے بیت المال میں سے لے لیجئے۔ بڑے تامل اور توقف کے بعد آپ راضی ہوئے ؎

آں مسلماناں کہ میری کردہ اند
در شہنشاہی فقیری کردہ اند

جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا ہے تو بیٹے سے کہا کہ اب میں خدا کے سامنے جا رہا ہوں۔ معلوم نہیں کہ میں نے بیت المال سے جس قدر لیا ہے۔ اس کے مطابق بندگان خدا کی خدمت کر سکا ہوں یا نہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ بوجھ اپنے سر پر نہ ہی لے کر جاؤں تو اچھا ہے۔ تم مکان کو بیچ دو، اور جو کچھ میں نے بیت المال سے لیا ہے۔ اسے بیت المال میں داخل کر دو۔

تیسری مثال

حضرت عمرؓ کے زمانے میں یہ سلسلہ اور بھی وسیع ہو گیا تھا۔ سلطنت کا رقبہ بائیس لاکھ مربع میل تھا۔ ایک عراق کی مال گزاری گیارہ کروڑ درہم سالانہ تھی، لیکن اس کے ساتھ ہی افرادِ مملکت کی تعداد بھی بڑھ گئی تھی اور اسی نسبت سے پرورش کی عام ذمہ داریاں بھی ؛ حضرت عمرؓ اور بھی زیادہ محتاط ہو گئے تھے۔ ایک جوڑا کپڑا سردی کے لئے اور ایک جوڑا گرمی کے لئے اور مزدور کی اجرت کے مطابق روزینہ۔

ایک دن آپ گھر میں تھے۔ لوگ باہر انتظار کر رہے تھے۔ کچھ دیر کے بعد باہر آئے لوگوں نے شکایت کی کہ ہمیں انتظار کرنا پڑا۔ فرمایا اس کا ذمہ دار یہ کرتہ ہے۔ اسے دھو کر سوکھنے کے لئے ڈال رکھا تھا۔ یہ سوکھا نہیں تھا۔ اور دوسرا کرتہ تھا نہیں جو پہن کر باہر آ جاتا۔ دیکھا آپ نے ؟ یہ تھا ایمان صادق و یقین کامل کا اثر اور نظام اسلام کا نتیجہ۔

ایک دن غالباً مصر کا گورنر آیا۔ دیکھا کہ آپ جو کی روٹی کھا رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ آپ گیہوں کی روٹی کیوں نہیں کھاتے ؟ فرمایا کہ کیا ہمارے ہاں اتنا گیہوں آ جاتا ہے کہ ہر فرد مملکت کو گیہوں کی روٹی مل جائے ؟ اس نے کہا اتنا تو نہیں لیکن پھر بھی کافی گیہوں ہوتا ہے۔ آپ نے کہا کہ امیر المومنین اس وقت گیہوں کی روٹی کھا سکتا ہے جب مملکت کے

ہر فرد کو گیہوں کی روٹی مل جائے۔ ذرا چشمہ لگا کر ڈھونڈیئے؟ روس چین حامیان کمیونزم و سوشلزم کے ہاں، ہے کوئی ایسی ایک بھی ہستی؟

نظام اسلام اور اسلامی حکومت میں تمام افراد مملکت کے رزق کی عام ذمہ داری نظام کے سر ہوتی ہے۔ اس لئے انتظام یہ تھا کہ ہر شخص کا وظیفہ مقرر تھا جو اس کی ضروریات کی کفالت کرتا تھا۔ بچوں کا وظیفہ اس وقت شروع ہوتا تھا۔ جب وہ دودھ پینا چھوڑ دیتے تھے۔ حضرت عمرؓ کا قاعدہ تھا کہ رات کے وقت جب سارا عالم سوتا تھا، وہ چپکے چپکے گشت لگاتے تاکہ افراد مملکت کے حالات معلوم کر سکیں ایک رات انہوں نے دیکھا کہ ایک خیمے سے بچے کی رونے کی آواز آ رہی ہے۔ اس کی ماں اسے سلانے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن وہ سوتا نہیں۔ روئے جاتا ہے۔ جب بچے کو روتے روتے کافی وقت ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے آواز دے کر پوچھا کہ بچے کو کیا ہوا ہے، سوتا کیوں نہیں ہے؟ عورت کو یہ معلوم نہیں تھا کہ پوچھنے والا کون ہے۔ وہ غصے میں بھری بیٹھی تھی، جھنجھلا کر بولی۔ خدا عمر کو سمجھ دے آپ نے کہا۔ بچے کے رونے میں عمر کہاں سے آ گیا؟ اس نے کہا کہ اس نے حکم دے رکھا ہے کہ بچوں کا وظیفہ دودھ چھوڑنے پر شروع ہو گا میں بچے کا دودھ چھڑا رہی ہوں اور یہ بھوک سے روتا ہے۔ اس لئے سوتا نہیں

صبح کی نماز میں، نمازیوں نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ رو رہے ہیں۔ اور روتے روتے ان کی گھگھی بندھ گئی ہے۔ روتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یا اللہ! عمر کو معاف کر دینا۔ نہ معلوم اس کے اس غلط حکم نے کتنے بچوں کو بھوک سے تڑپا تڑپا کر مار ڈالا ہے۔ اس کے بعد اعلان کر دیا کہ بچوں کا وظیفہ پیدائش کے دن سے شروع ہو جایا کرے۔

حضرت عمرؓ کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ قیصر کی بیوی نے عطر کی چند شیشیاں، شاہ عرب سمجھ کر (حضرت عمرؓ) کی بیگم صاحبہ کو بطور تحفہ بھیجیں۔ آپ نے وہ شیشیاں بیوی سے لے لیں اور فرمایا کہ یہ بیت المال میں داخل ہوں گی۔ اس لئے کہ قیصر کی بیوی نے یہ تحفہ تمہاری ذاتی حیثیت سے نہیں بھیجا بلکہ امیر المومنین کی بیوی کی حیثیت سے بھیجا ہے۔ اس لئے تمہارا ان پر کوئی حق نہیں۔

یہ صرف خدا کی ہستی پر ایمان صادق اور آخرت کے دن جزائے عمل پر یقین کامل کا نتیجہ ہے۔ ورنہ خواہش نفس و مفاد خویش کو نہ قانون روک سکتا ہے۔ نہ پولیس کی گرفت۔ جب آپ خود اتنی احتیاط برتتے تھے تو ظاہر ہے کہ افسران و عمال حکومت کو کس قدر محتاط ہونا پڑتا ہو گا آپ نے حکم دے رکھا تھا کہ عمال اپنے مکانوں پر حاجب و دربان مقرر نہ کیا کریں کہ لوگوں کو براہ راست ملنے میں دقت ہو۔ وہ ایسے کپڑے نہ پہنیں، اور ایسے انداز سے اپنی نمائش نہ کریں کہ جس سے بوئے تمکنت آتی ہو۔

اور وہ واقعہ تو عام مشہور ہے کہ جب آپؓ شام کے سفر میں گئے ہیں تو سواری کا ایک ہی اونٹ تھا۔ جس پر آپؓ اور آپؓ کا غلام باری باری سوار ہوتے تھے، جب عیسائی حکومت کے نمائندے استقبال کے لئے آئے تو حالت یہ تھی کہ ملازم اونٹ پر سوار تھا اور آپؓ اس کی مہار تھامے آگے آگے ساربان کی حیثیت سے چل رہے تھے۔

ایک شخص نے آپؓ سے بیان کیا کہ فلاں شخص بڑا نیک ہے۔ آپؓ نے پوچھا تمہیں یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ وہ بڑا نیک ہے! اس نے کہا کہ وہ بڑا پکا نمازی ہے۔ نہایت احتیاط سے روزے رکھتا ہے فرمایا: اس سے تمہیں یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ وہ بڑا نیک ہے اس سے تو صرف اتنا ہی معلوم ہوا کہ وہ بڑا نمازی ہے اور بہت روزے رکھتا ہے وہ شخص حیران تھا کہ اب کیا کہوں! آپؓ نے کہا کہ (۱) کیا تم کبھی اس کے پڑوس میں رہے ہو؟ (۲) کیا تم نے کبھی اس سے معاملہ کیا ہے (۳) کیا اس کے ساتھ کبھی اکٹھے سفر کیا ہے؟ اس نے ہر سوال کے جواب میں سر ہلا دیا۔ تو آپؓ نے ڈانٹ کر کہا کہ پھر تم نے کیسے کہہ دیا کہ وہ بڑا نیک ہے۔ جو بات کہو۔ سمجھ کر کہو، یہ کہو کہ وہ بڑا نمازی ہے اور روزے دار ہے۔ یہ مت کہو کہ وہ بڑا نیک ہے۔ کیونکہ صرف نماز روزے سے ہی مسلمان نیک نہیں ہو جاتا بلکہ اس کی پوری زندگی اعمال صالحہ کا مرقع ہونا چاہیئے

اسی شام کے سفر سے واپسی پر جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے؛ وہ واقعہ پیش آیا تھا جس کی یاد سے ہمیشہ آپؓ کی آنکھوں میں آنسو آ جایا کرتے تھے۔ ہوا یہ کہ کسی غیر معروف سے جنگل میں رات کے لئے رکے حسب معمول ادھر ادھر گشت لگا رہے تھے تاکہ معلوم کر سکیں کہ وہاں کی حالت کیا ہے۔ ایک جھونپڑی دکھائی دی۔ جا کر دیکھا تو اس میں ایک ضعیف بڑھیا بیٹھی ہے، پوچھا کہ مائی تمہارا کیا حال ہے؟ اسے کیا معلوم تھا کہ پرسش احوال کون کر رہا ہے۔ کہا کہ حال کیا ہے؟ خلیفہ کی باتیں تو بڑی سننے میں آتی ہیں۔ کیفیت یہ ہے کہ اس نے آج تک پتہ ہی نہیں لیا کہ مجھ پر کیا بیت رہی ہے۔ آپؓ نے فرمایا کہ تم نے اپنی حالت کی اطلاع خلیفہ تک پہنچائی تھی؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؓ نے کہا پھر خلیفہ کو کیسے معلوم ہو جاتا کہ تم تکلیف میں ہو۔ بڑھیا نے کہا! اگر خلیفہ اتنا انتظام نہیں کر سکتا کہ اپنی مملکت کے افراد کے حالات سے باخبر رہ سکے تو اسے خلافت چھوڑ کر الگ ہو جانا چاہیئے۔ وہ اس کا اہل نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ خاموش ہو گئے آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس کے بعد ساری عمر یہ حالت رہی کہ اس واقعہ کو ہمیشہ باچشم تر یاد کیا۔ اور یہ کہا کہ عمرؓ کو اس بڑھیا نے سمجھایا کہ خلافت اور بادشاہت میں فرق کیا ہے۔

نومسلم نصرانی شہزادے کی چادر پر طواف کعبہ کے دوران ایک بدو کا پاؤں پڑ جاتا ہے۔ تو شہزادہ دنیاوی وجاہت کے گھمنڈ میں اس

کے منہ پر تھپڑ مار دیتا ہے۔ اور بدو بھی اس کا ترکی بہ ترکی جواب دیتا ہے۔ اس کی شکایت دربار خلافت میں کی جاتی ہے کہ شہزادہ اور مزدور برابر نہیں ہو سکتے۔ جب جواب ملتا ہے۔ کہ اسلام کے ترازوئے انصاف میں دونوں برابر ہیں۔ تو شہزادہ اسلام چھوڑ کر پھر عیسائی ہو جاتا ہے مگر عدل و انصاف اسلامی کے مقابلے میں خلیفۃ المسلمین (عمرؓ) کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔

رومی سفیر باریابی کے لئے حاضر ہوا اور اس نے ایک چراہے پر صحابہ کرام سے پوچھا اَیْنَ مَلِکُکُمْ " (تمہارا بادشاہ کہاں ہے) تو ان کی تیوری پر بل آ گئے اور انہوں نے جواب دیا لَیْسَ لَنَا مَلِکٌ بَلْ لَنَا اَمِیْرٌ" (ہمارا کوئی بادشاہ نہیں، ہمارا ایک امیر (میر) ضرور ہے) ہمارے ہاں کوئی شاہی محل نہیں۔ امیر کو شہر سے باہر جا کر تلاش کرو۔

جب سفیر شہر سے باہر نکلا تو اس نے دیکھا کہ دنیا کی نئی مملکت کا صدر ایک درخت کے نیچے ریت اور کنکریوں پر پڑا سو رہا ہے۔

جب فارس کی شہنشاہیت کا مال غنیمت مدینہ پہنچا تو فاروق اعظم نے سونے چاندی کے ڈھیر دیکھ کر فرمایا دُنْیَا غُرِّیْ غَیْرِیْ (اے دولت دنیا کسی اور کو دھوکہ دینا، میں تیرے دھوکے میں آنے والا نہیں) اور فارس کے شہنشاہ کی دولت کو عرب کے تمام غریبوں پر تقسیم کر دیا۔

ہرمز شاہ ایران جب مدینہ پہنچا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ حضرت عمرؓ کے کپڑوں میں پیوند لگے ہوئے ہیں۔ اور مسجد میں خاک پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ نہ کوئی دربان ہے نہ پاسبان نہ تاج ہے نہ تخت؛

حضرت عمرؓ کا سب سے زبردست کارنامہ اسلامی حکومت اور اس کے نظام کے منشاء کی تکمیل ہے۔ آپؓ نے سچی جمہوریت اور آزادی رائے کی حقیقی روح پھونک دی تھی۔ ایک بار آپؓ نے مجمع عام میں اعلان کیا کہ مہر کی ایک تعداد مقرر کرنا چاہتا ہوں کیونکہ مہر زیادہ سے زیادہ بندھتے جا رہے ہیں جس سے ازدواجی زندگی میں تلخی کا امکان ہے۔ ایک ضعیفہ عورت کھڑی تھی بول اٹھی، امیر المومنین خدا نے تو قِنْطَارًا (ڈھیر) مہر کی اجازت دی ہے۔ لیکن آپ یہ فرماتے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا... لَقَدْ اَصَابَتِ الْمَرْاَۃُ وَاَخْطَاَ عُمَرُ یعنی البتہ عورت درستی پر پہنچ گئی اور عمرؓ نے غلطی کی مطلب یہ کہ قرآن نے مہر کی حد مقرر نہیں کی اور ہر شخص کو حسب حالات و حیثیت اجازت دی ہے۔

چوتھی مثال حضرت عثمانؓ ذی النورین، صدیقی و فاروقی عہد میں مشیران حکومت میں رہے۔ چنانچہ جب حضرت ابوبکرؓ صدیقؓ حج کو تشریف لے گئے تو حضرت عثمانؓ کو مدینہ منورہ میں نائب بنا کر چھوڑ گئے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں آپؓ بڑے امین و معتمد رہے۔ جملہ دینی و سیاسی امور میں حضرت عثمانؓ کے مشورے کو خاص قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔ آپؓ خوش خلقی اور تقویٰ میں بہت ممتاز تھے۔ صحابہ کرام میں کتاب اللہ (قرآن) کا حافظ ان سے بہتر کوئی نہ تھا۔ یہ صحابہ کرام میں سب سے پہلے حافظ قرآن ہیں۔ قرآن سے ان کو سیری نہ ہوتی تھی۔ ساری ساری راتیں تلاوت میں بسر کر دیتے تھے حتیٰ کہ وقت شہادت بھی آپؓ تلاوت میں مصروف تھے۔ آپ نے ساری عمر کسی سے ایک پائی نہیں لی۔ یہاں تک کہ عہد خلافت میں بھی بیت المال سے کوئی وظیفہ نہیں لیتے تھے۔ آپؓ نے ہزاروں غلاموں کو آزاد کیا۔ مدینہ کی کوئی گلی ایسی نہ تھی جہاں آپؓ کا خریدکردہ غلام آزاد چلتا پھرتا نظر نہ آئے۔ ہر جمعہ کے روز ایک غلام آزاد کیا کرتے تھے۔ آپؓ بہت مہمان نواز تھے اور ہمیشہ مہمانوں کو اچھے اچھے کھانے کھلاتے تھے مگر خود سرکہ اور زیتون سے روٹی کھاتے تھے۔ رات کا کھانا برائے نام تھا۔ جب مدینہ منورہ میں قحط پڑا تو آپؓ نے اپنے خرچ پر عام لنگر جاری کر دیا، جہاں سے ہزاروں لوگ مفت کھانا مہینوں تک بلا دقت حاصل کرتے رہے۔ آپؓ نے ہمیشہ موٹے لباس میں زندگی بسر کی، سفر میں ہوتے تو آپؓ اپنے غلام کو اپنے پیچھے بٹھا لیا کرتے تھے۔ راتوں کو اٹھتے تو اپنے ہاتھ سے پانی گرم فرماتے۔ ایک بار کسی نے عرض کیا حضرت آپؓ کے ذاتی غلام سامنے ہیں۔ ان میں سے کسی سے خدمت لیا کیجئے۔ فرمایا ان کو آرام کا حق ہے۔ میں خدا کی عبادت میں کسی سے مدد نہیں چاہتا ہوں۔ آپؓ کی سچی تجارت کی برکت و فراوانی غیروں پر پانی کی طرح دولت کی قربانی اور اپنے لئے انتہا درجے کی کفایت شعاری و کم خرچی، یہ سب تعلیم قرآن۔ اسلامی حکومت و اسلامی نظام کی کرامت تھی۔

آنحضورؐ سے آپؓ کو بے حد محبت تھی۔ ایک بار آپؓ کو معلوم ہوا کہ سرکارؐ نے کئی وقت سے کھانا تناول نہیں کیا ہے۔ سنتے ہی بے تاب ہو گئے اور روتے ہوئے بہت سا آٹا، گھی۔ گوشت اور نقد لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ اور کہا مجھ کو حضورؐ نے کیوں یاد نہیں فرمایا۔ احترام فرمان رسالت کا یہ حال تھا کہ جان دے دی مگر باغیوں سے مقابلہ نہ کیا۔ یہ تھی سچی فدویت و فدائیت اور سچی زندگی کی سچی تصویر۔

پانچویں مثال خلیفہ سوم حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد حضرت اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی مرتضیٰؓ خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپؓ ہجرت سے اکیس سال پہلے پیدا ہوئے۔ دس سال کی عمر میں اسلام لائے اور اسلام کے سب سے بہادر جرنیل رہے۔

اسلام سیاسی مذہب ہے

ماسٹر عبدالرحمٰن مرحوم لدھیانوی شیخوپورہ

پہلی افسوسناک فروگذاشت

انتہائی بدقسمتی اور تیرہ بختی یہ ہے کہ عرصہ سے چند خود غرض، شکم پرست، غلامانہ ذہنیت رکھنے والے اور حقیقت اسلام سے بے بہرہ لوگوں نے مسلمانوں کے یہ بات ذہن نشین کر دی ہے کہ مذہب اور سیاست دو علیحدہ چیزیں ہیں اور سیاست کو مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ مذہب کچھ اور شے ہے اور سیاست اور شے!

سیاسی تفوق و برتری کے حصول پر کوئی دینی یا دنیوی ترقی منحصر ہیں وہ سیاسی حقوق اور بیداری حاصل کئے بغیر زندہ رہ سکتے ہیں۔ دنیاوی وجاہت و حشمت، عزّ و شرف اور مال و دولت کوئی چیز نہیں بلکہ اللہ نے جو عزّت اسلامی دولت کی وجہ سے کافروں کے مقابلہ میں دی ہے وہی بس ہے۔

حکومت و سلطنت کے حصول کے لئے خدا کی طرف سے کوئی شرط و قید نہیں بلکہ وہ جس کو چاہتا ہے بلا استحقاق اپنے فضل و کرم سے ایک سے چھین کر دوسرے کو بادشاہی دیتا ہے مگر مسلمانوں کو دنیاوی بادشاہی کی ضرورت ہی نہیں جب خدا ہی کو منظور ہوگا تو وہ ان کو تخت حکومت پر بٹھا دے گا۔ ان الارض یرثہا عبادی الصالحون ○ تو صرف تلاوت (ترجمہ) آخر زمین پر میرے نیک بندے مالک ہوں گے (سورۃ ۲۱ آیت ۱۰۶) کے لئے ہے ورنہ وراثت ارض کوئی چیز نہیں۔ دُنیوی ترقی، علوم و فنون صنعت و تجارت اور سائنس و ایجاد تو قابلِ ترک نجاستیں اور دنیا کی آلائشیں ہیں۔ ہر مسلم و غیر مسلم بادشاہ (اولی الامر) ہے جس کی اطاعت فرض ہے اور اگر ضرورت پڑے تو اسلامی سلطنتوں کے پرخچے اڑانے اور ان کی آزادی سلب کرنے، ان کے اقتدار کا گلا گھوٹنے، مسلمانوں کے سینوں میں گولیاں اتار دینے، اور خدا و رسول کے احکامات کو بالائے طاق رکھ دینے، اور جہاد کی آئتیں منسوخ کر دینے میں مدد دینا، باطل کی قوتوں کو مضبوط کرنا اور بادشاہِ وقت کو اپنے جان و مال سے مدد دینا عین مسلمانی بلکہ قطبیت اور پیری ہے۔

۲- دوسری گمراہی یہ کہ دین، دنیا سے علیحدہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تدبیر، ارادہ اور جد و جہد فضول و عبث ہے۔ دنیا اور اس کی نعمتیں اور اس کا عیش و آرام سب کچھ کافروں کے لئے ہے کیونکہ آخرت میں ان کو دوزخ ملے گی۔ مسلمانوں کے لئے تو صرف غلامی، محکومی، ذلت و خواری، تملّق و چاپلوسی اور گداگری کافی ہے۔ انہیں تو صرف وعدۂ حور ہی پر قانع رہنا چاہیئے اسلام خدائی مذہب ہے لہذا وہ اپنے دین کی خود مدد کریگا آزادی کا حصول کوئی اہم چیز نہیں ہے۔ انہیں غلامی پر ہی قناعت کرنی چاہیئے۔ سیاسیات سے مسلمانوں کو علیحدہ رہنا چاہیئے۔ اسی میں ان کی بہتری اور توکل کا مفہوم ہے۔

۳- تیسری گمراہی : زندگی جہد للحیات کا نام نہیں۔ کشمکش حیات بے کار ہے۔ مادی ساز و سامان اور طاقت و قوت ہیچ ہے۔ بادشاہی کا قیام ضروری نہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، مسلمانوں کا فرض نہیں مسلمانوں کا وجود دنیا کے لئے امن و سلامتی کا موجب نہیں اور خدا کے قوانین کے اجرا کے لئے مادی طاقت و قوت کا مظاہرہ لازمی نہیں صرف روحانی طاقت کافی ہے۔

حالانکہ اسلام کی تعلیم صاف اور روشن ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ان مفاسد کی بیخ کنی کرتا ہے۔ صراطِ مستقیم اور عروج و ارتقا کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ معلوم ہونا چاہیئے جب کوئی قوم بگڑتی ہے۔ تو پہلے اس کے رہنما بگڑتے ہیں سو یہ ساری خرابیاں علما

سے پیدا ہوئیں۔ ان گمراہیوں اور بربادیوں کا محور صرف ایک ہی خیال ہے یعنی مذہب و سیاست کی علیحدگی۔ اس لئے لازمی طور پر یہ ماننا پڑے گا کہ اسلام ایک سیاسی مذہب ہے۔

مسلمانوں سے وعدۂ خلافت

۱- وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم سورہ نور ۲۴- آیت ۵۵

اللہ نے وعدہ کیا جس طرح زمین میں ہم نے دوسرے لوگوں کو حکمران بنایا تھا اسی طرح تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ بجا لائے ان کو زمین کی حکمرانی عطا کی جائیگی کیا زمین کی بادشاہت بغیر جدّ و جہد اور سیاسیات میں حصہ لئے بغیر ہی محض روحانی قوت سے حاصل ہو سکتی ہے؟ اگر یہ مان لیا جائے کہ مسلمان مادی اسباب سے مستغنی ہیں ان کے لئے سیاسی تفوّق اور برتری لازمی نہیں۔ صرف گوشہ نشینی کا نام اسلام ہے تو ایسی صورت میں یہ وعدۂ خداوندی نعوذ باللہ، لغو اور جھوٹا ہو جاتا ہے حالانکہ ایسا اعتقاد کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔ پس اسی سے ثابت ہوا کہ مذہبی اور سیاسی زندگی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ مذہب و سیاست لازم و ملزوم ہیں۔

مسلمانوں کا مقصدِ حیات

ارشادِ باری ہے وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ○ سورہ آل عمران ۳ آیت ۱۳۹

ترجمہ: اے مسلمانو! دین و دنیا میں تم ہی سرفراز ہو گے۔ اگر مومن بن جاؤ۔

ظاہر ہے کہ آج دنیا میں کوئی قوم سرفراز نہیں ہو سکتی، جب تک کہ سیاسی قوت نہ رکھے۔ جو قوم آج بلیش و رزیش مادی سامان نہیں رکھتی وہ طاقتور قوموں کے مقابلے میں اپنی قومی ہستی برقرار نہیں رکھ سکتی۔ پس لازم ہوا کہ مادی اسباب اور سیاسی قوت کا حصول بھی از بس ضروری ہے اس دنیا میں مسلمان کا مقصدِ وحید یہ تبلایا ہے کہ وہ 'اعلون' بن کر رہیں نہ کہ غلام اور محکوم ہو کر۔

اسلام دین بھی دیتا ہے اور دنیا بھی دیتا ہے

ہمیں باری تعالٰے دعا سکھاتا ہے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ سورہ البقرۃ ۲ آیت ۲۰ (ترجمہ) اے ہمارے پروردگار! ہمیں دین و دنیا میں بھلائی اور کرامت و بزرگی عطا فرما۔ اس سے معلوم ہوا کہ دینی اور دنیوی ترقی اسلام کا منشاء ہے۔

اسلام کے سیاسی مذہب ہونے کے دلائل قرآن کریم میں

جہاں جہاں خلیفہ کا لفظ استعمال کیا اور بنی نوع انسان کی خلافت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ 'الارض' کا لفظ بھی ضرور آیا ہے جس سے مراد زمین میں خلافت الٰہیہ کا قیام ہے۔

(ب) اور خلیفہ سے مراد حکمران ہے۔ آیت:- انی جاعل فی الارض خلیفۃ۔ سورۃ بقرہ ۲ آیت ۲۹- اس میں بنی آدم کی عام خلافت کا ذکر ہے مگر ایک جگہ خاص مسلمانوں کو خطاب کیا ہے۔ وھو الذی جعلکم خلائف فی الارض۔ سورہ انعام ۶- آیت ۱۶۶

اس آیت میں عام خلافت کی تخصیص ہے یعنی مسلمانو! ہم نے تمہاری قوم کو حکمران قوم بنایا ہے اور دوسری قومیں تمہاری محکوم ہیں۔ اگر خلافتِ ارض کے لئے صرف روحانی قوت ہی کی ضرورت ہوتی اور اسلام کا مقصود مسلمانوں کیلئے سیاسی تفوّق و برتری لازم نہ ہوتی تو زمین میں بجائے انسانوں کے فرشتے حکمران نظر آتے اور کسی انسان کو بھی شروع سے آخر تک بادشاہی میسّر نہ آ سکتی۔ اگر اس مادی دنیا میں رہتے ہوئے عالمِ سفلی سے تعلق رکھنا خدائی قانون کا قوت ملکی سے قیام و بقا، اور زمینی بادشاہت کا حصول اسلامی تعلیم کا منشا نہیں تو پھر فرشتوں کی موجودگی میں ان درندوں کی ضرورت ہی کیا تھی؟ پھر تو فرشتوں کا اعتراض آدم کی خلافت پر صحیح ثابت ہوگا۔

تمکن فی الارض کا حصول مسلمانوں کے لئے لازمی ہے

مذکورہ بالا تینوں آیتوں سے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتی ہے کہ منشائے الٰہی اس دنیا میں یہی ہے کہ مسلمانوں کو منصب خلافت عطا کیا جائے۔ دینی و دنیاوی وجاہت و ثروت، قوّت استیلا اور ان اسباب کا ان کے قبضہ و اختیار میں رہنا لازمی ہے جو دوسری قوموں کو ہدایت پر رکھ سکے اور قرآنی اصطلاح میں فساد فی الارض کا مرتکب نہ ہونے دے۔

(باقی ۲۴ پر)

المنتخب من الجامع الصغیر

ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تحقیق: الامام جلال الدین السیوطی ؒ

ترجمہ و ترتیب
زاہد الراشدی

امام کی اتباع بخاریؒ، مسلم، ترمذیؒ، ابو داؤد، نسائیؒ اور ابن ماجہؒ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام سے پہلے (رکوع یا سجدہ سے) سر اٹھانے والا اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اسے گدھے کی شکل میں مسخ کردیں گے؟

پسندیدہ عورت ابن نافعؒ سند حسن کے ساتھ حضرت حرملۃ بن النعمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زیادہ بچے جننے والی عورت اللہ تعالیٰ کو خوبصورت بانجھ عورت سے زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ میں قیامت کے دن اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔

راستہ کی اذیت بخاریؒ الادب المفرد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا راستہ سے اذیت دینے والی چیزیں دور کردو یہ تمہارے لئے صدقہ ہے۔

گناہ پر رونا ترمذیؒ سند حسن کے ساتھ حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھ، اپنے گھر پر کفایت کر اور اپنے پر رویا کر۔

مؤذن کا مقام بیہقیؒ حضرت ابو محذورۃ رضی اللہ عنہ سے سند حسن کے ساتھ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مؤذن نمازوں اور سحری کے معاملہ میں مسلمانوں کے امین ہیں۔

بڑائی نہ جتلاؤ مسلمؒ، ابو داؤدؒ اور ابن ماجہؒ حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ تواضع اختیار کرو ایک دوسرے پر بڑائی نہ جتلاؤ اور ایک دوسرے پر تعدّی نہ کرو۔

دعاء والے ہاتھ احمدؒ، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہؒ اور حاکم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سند حسن کے ساتھ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کریم اور حیا دار ہیں اور اس بات سے شرماتے ہیں کہ دعاء کے لئے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی اور نامراد لوٹائیں۔

گھروں کی صفائی ترمذیؒ سند حسن کے ساتھ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالےٰ پاک ہیں۔ پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں، صاف ستھرے ہیں اور صفائی کو پسند کرتے ہیں۔ کریم ہیں اور شرافت کو پسند کرتے ہیں اور سخی ہیں سخاوت کو پسند فرماتے ہیں۔ اس لئے اپنے گھروں کو صاف ستھرا رکھو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

ٹخنوں پر کپڑا ابو داؤدؒ سند صحیح کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتے جس نے اپنا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکا رکھا ہو۔

خالص عمل نسائیؒ سند حسن کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول کرتے ہیں جو خالص اس کی رضاء کے لئے کیا گیا ہو۔

صورت نہیں عمل مسلمؒ اور ابن ماجہؒ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتے ہیں

بیماری کفارہ ہے طبرانیؒ سند حسن کے ساتھ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ مومن بندے کو بیماری میں مبتلا کردیتے ہیں اور وہ بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

غیرت مند طبرانی سند صحیح کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ غیرت مند لوگوں کو پسند کرتے ہیں۔

قیامت کا دن بیہقیؒ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سند حسن کے ساتھ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالےٰ قیامت کا لمبا دن اپنے بندوں میں سے جس پر چاہیں گے فرض نماز کے وقت جتنا مختصر کردیں گے۔

شیطان اور لقمہ مسلمؒ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک شیطان ہر کام کے وقت تمہارے پاس آتا ہے حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی پس جب تمہارے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اسے صاف کرکے کھا لو اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑو اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اپنی انگلیوں کو چاٹ لو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے!

شیطانی وسوسہ طبرانیؒ سند حسن کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک شیطان تم سے کسی شخص کے پاس آتا ہے اور اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ آسمان کس نے بنایا؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے۔ پھر وسوسہ ڈالتا ہے کہ زمین کس نے بنائی ہے؟ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے پھر وسوسہ ڈالتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے بنایا ہے؟ پس کوئی شخص دل میں ایسا وسوسہ پائے تو فوراً کہے میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لایا۔

صدقہ اور سیّد مسلمؒ اور احمدؒ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدقہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (سادات) کے لئے مناسب نہیں کیونکہ وہ لوگوں کے مالوں کی میل کچیل ہے۔

لعنت کا مستحق کون؟ ابو داؤد سند حسن کے ساتھ حضرت ابوالدردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کسی پر لعنت بھیجتا ہے تو وہ پہلے آسمانوں پر جاتی ہے۔ مگر آسمان کے دروازے بند پاتی ہے پھر زمین پر آتی ہے تو زمین کے دروازے بھی اسے اپنے لئے بند ملتے ہیں جب اسے کہیں جگہ نہیں ملتی تو وہ اس شخص کی طرف جاتی ہے جس پر لعنت بھیجی گئی ہے اگر وہ اس کا اہل ہو تو فبہا ورنہ بھیجنے والے کے پاس پلٹ جاتی ہے۔

ویران گھر احمدؒ، ترمذی اور حاکمؒ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے سینے میں قرآن کا کچھ حصّہ بھی نہیں ہے وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

تصویر بنانے والے بخاریؒ، مسلمؒ اور نسائیؒ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ تصویریں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈال کر انہیں زندہ کرو۔

حُسنِ اخلاق ابو داؤدؒ اور ابن حبانؒ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن حسن اخلاق کی وجہ سے رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزے والے کا درجہ پا لیتا ہے۔

زبان کے ساتھ جہاد احمدؒ اور طبرانیؒ حضرت کعب بن

مالک رضی عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن تلوار کے ساتھ بھی جہاد کرتا ہے اور زبان کے ساتھ بھی۔

سوال کی ممانعت

احمدؒ، بخاریؒ، ترمذی، مسلمؒ اور ابوداؤدؒ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تین افراد کے سوا کسی کے لئے بھی سوال کرنا حلال نہیں ہے (۱) جس پر خون کی دیت ہو اور ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو (۲)، جس پر سخت تاوان پڑ گیا ہو (۳)، جسے کمر توڑ بھوک درپیش ہو۔

قبر کا عذاب

طبرانیؒ" سند حسن کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک مردوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوتا ہے اور ان کی آہ و بکا چوپائے سنتے ہیں۔

ظلم کا عمومی عذاب

ابوداؤدؒ، ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ امیرالمومنین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سند صحیح کے ساتھ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب لوگ ظالم کو ظلم کرتا دیکھ کر اس کا ہاتھ نہیں پکڑیں گے تو قریب ہے کہ خدا کا عذاب سب پر نازل ہو جائے

لوٹ کا مال

ابوداؤدؒ" ابن حبانؒ ابن ماجہ اور حاکمؒ" سند صحیح کے ساتھ حضرت ثعلبۃ بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوٹ کا مال حرمت میں مردار سے کم نہیں ہے۔

بخیل کا مال

احمدؒ" اور حاکمؒ" سند صحیح کے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک نذر کسی چیز کو نہ مقدم کرتی ہے نہ مؤخر۔ البتہ اس کے ذریعہ بخیل سے اس کا مال ضرور نکلوایا جاتا ہے۔

سب سے زیادہ ندامت

بخاریؒ تاریخ میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سب سے زیادہ ندامت اس شخص کو ہوگی جس نے کسی کی دنیا سنوارتے ہوئے اپنی آخرت برباد کرلی۔

بادشاہ کا ساتھی

الباوردیؒ" حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے سند حسن کے ساتھ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بادشاہ کا ساتھی ہلاکت کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے۔ مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچالیں

آزمائش پر رضا

ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ" حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بڑا ثواب بڑی آزمائش پر ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند فرماتے ہیں اسے آزمائش میں ڈال دیتے ہیں جو اس آزمائش پر راضی ہوتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوتے ہیں اور جو آزمائش پر ناراض ہوتا اس سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوتے ہیں۔

مُردہ کی ہڈی

عبدالرزاقؒ" ابن منصورؒ ابوداؤد اور ابن ماجہؒ سند صحیح کے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلم مُردہ کی ہڈی توڑنا ایسے ہی ہے جیسے کسی زندہ کی ہڈی توڑنا۔

بقیہ : لطائف

حضرت کاملپوریؒ کے پاس تھا اور کچھ مظاہر کے کتب خانہ میں جس کو مولانا اسعد اللہ نے نقل کروا کے بھیجا۔ قاری سعیدالرحمٰن صاحب نے غایت درجہ محنت سے اس کو مرتب کیا اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے جواں سال و جواں ہمت مدرس و ایڈیٹر الحق مولانا سمیع الحق نے اپنے مؤتمرالمصنفین سے شائع کر دیا۔
کتاب کے ابتداء میں بطور پیش لفظ شیخ الحدیث سہارنپوری کا گرامی نامہ مولانا عبداللطیفؒ کی عربی تحریر اور امام طحاوی کے مختصر حالات بھی مندرج ہیں۔
۲۲۴ صفحات کا یہ علمی ذخیرہ جو بڑی حسین کتابت و طباعت اور جاذب نظر ٹائٹل سے مزین ہے۔ محض ۱۲ روپے میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، جامعہ اسلامیہ راولپنڈی صدر اور کتب خانہ اشاعت العلوم سہارنپور سے مل سکتا ہے۔
ہمارے خیال میں ۱۲ روپے قیمت کچھ بھی نہیں اور یہ ذخیرہ علمی اس قیمت میں انتہائی ارزاں ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ اربابِ علم اور طلبہ برادری اس خزانۂ علمی کو اپنے لیے فوراً حاصل کریں۔ شاید کہ انہیں بعد میں اظہارِ افسوس کرنا پڑے۔

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے لطائف

محمد اقبال قریشی، ہارون آبادی

لطائف ایک فطری چیز ہے اور یہ متواضع انسانوں میں پائی جاتی ہے کیونکہ متکبر آدمی مزاح کو اپنے خلافِ شان سمجھتا ہے۔ حضرت حکیم الامتؒ کے ماموں امداد علی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ شوخی مزاج دلیل ہے رُوح کے زندہ ہونے اور نفس کے مردہ ہونے کی اور متانت دلیل ہے، رُوح کے مردہ ہونے اور نفس کے زندہ ہونے کی، اس لئے اکثر اہل اللہ شوخ مزاج یعنی زندہ دل ہوتے ہیں۔
(آداب المعاب تسلیۃ الاحباب ص۷)

حق سبحانہ و تعالیٰ نے چونکہ حضرت حکیم الامتؒ کو جامع کمالات ہستی بنایا تھا۔ اس لئے آپ کی زبان فیض ترجمان سے روزانہ لطائف صادر ہوتے تھے۔ حضرت حکیم الامتؒ کے ایک دوست نے تو یہ فیصلہ کیا تھا کہ یہ نثر میں شاعر ہے۔ (اشرف السوانح۔ ج ۲ ص۵۳۹) اور ایک دیندار فلسفی فاضل نے یہ رائے ظاہر کی تھی۔ کہ اگر ایسے لطائف کو یکجا جمع کر لیا جائے تو وہ ایک بڑا پُر لطف اور نہایت نافع ذخیرہ حقائق ہو جائے (اشرف السوانح۔ ج ۲ ص۱۰۵) اور حضرت حکیم الامتؒ کی حیات کے زمانہ میں کسی نے کچھ لطائف جمع بھی کئے تھے۔ جس کا نام حضرت حکیم الامتؒ نے الصناعات فی الصیارات تجویز فرمایا تھا۔ مگر افسوس وہ شائع نہ ہو سکے اور نہ ہی اس کا مسوّدہ محفوظ رہا۔ برادرم پروفیسر احمد سعید صاحب (لاہور) نے کچھ لطائف جمع کرکے نوائے وقت اور صدائے اسلام سال ۸۲ کا پہلا شمارہ میں شائع کئے تھے۔ اگر حضرت حکیم الامتؒ کے جملہ لطائف جمع ہو جائیں تو لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ان کی جامعیت کے سامنے مرزا غالب، مومن خان اور جرائت وغیرہ کے لطائف کی کوئی حقیقت نہیں۔ مگر افسوس اس کے لئے نہ اتنی فرصت ہے اور نہ ہمت اور اگر ناکارہ جمع کرنا بھی شروع کر دے تو صدائے اسلام کے صفحات میں اتنی گنجائش نہیں کہ ایک ہی موضوع کئی ماہ تک قسطوں میں چھپتا چلا جائے۔ یہ تو برادران گرامی قدر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب قریشی اور حضرت مولانا محمد اشرف صاحب قریشی دامت فیوضہما کا احسان ہے کہ وہ حضرت حکیم الامتؒ کے افادات کا مضمون ضرور شائع فرماتے ہیں۔ اس لئے مجھ جیسے ضعیف الہمت کو لکھنے کی کچھ توفیق مل جاتی ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ انہیں اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائیں اور ان کے رسالہ صدائے اسلام کی اشاعت میں دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائیں اور اسے تبلیغِ اسلام اور حضرت حکیم الامتؒ کے علوم و معارف کی اشاعت کا سبب بنادیں۔ آمین ثم آمین۔

اب چند لطائف جمع کرتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ حضرت حکیم الامتؒ کے لطائف غالب کے لطائف سے کم نہیں، واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

(۱) فرمایا جب میں دیوبند جاتا ہوں تو مہتمم صاحبان فرماتے ہیں کہ ذرا طلباء کے لباس گرگابی، شیروانی کی اصلاح کرنا۔ میں کہتا ہوں جس کا اول درندگی ہے اس میں کیا برکت ہوگی، کیونکہ گرگابی کا اول گرگ ہے۔ شیروانی کا اول شیر ہے تو جو شیر اور گرگ میں گھرا ہوا ہے۔ اس کو واعظ سے کیا فائدہ ہوگا۔
(الکلام الحسن ملفوظ نمبر ۱۰۹)

(۲) فرمایا پیر کو علم غیب ہونا ضروری نہیں۔ البتہ علم عیب

دل بدست آور کہ حج اکبر است

(قربانی وایثار کی قابل رشک حکایت)

ربیع بن سلیمانؒ کہتے ہیں کہ میں حج کے لیے جا رہا تھا میرے ساتھ میرے بھائی تھے۔ اور ایک جماعت تھی۔ جب ہم کوفہ پہنچے تو وہاں ضروریاتِ سفر خریدنے کے لیے بازاروں میں گھوم رہا تھا کہ ایک ویران سی جگہ میں ایک خچر مرا ہوا پڑا تھا اور ایک عورت جس کے کپڑے بہت پرانے بوسیدہ تھے چاقو لیے ہوئے اس کے ٹکڑے گوشت کے کاٹ کاٹ کر ایک زنبیل میں رکھ رہی تھی۔ مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ مردار گوشت لے جا رہی ہے اس پر سکوت ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ عجب نہیں کہ یہ کوئی بھٹیارن ہو اور یہ مردار گوشت پکا کر لوگوں کو کھلا دے گی۔ میں چپکے سے اس کے پیچھے ہو لیا اس طور پر کہ اسے شبہ بھی نہ ہو۔

وہ عورت ایک بڑے مکان میں پہنچی جس کا دروازہ بھی بڑا تھا۔ اس نے جا کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر سے آواز آئی کون ہے؟ اس نے کہا کھولو میں ہی بدحال ہوں دروازہ کھلا تو چار لڑکیاں سامنے آئیں۔ جن کے چہروں سے غربت اور مصیبت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے وہ عورت اندر گئی اور زنبیل اُن کے سامنے رکھ دی۔

میں کواڑوں کی درزوں سے جھانکتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ اندر سے گھر بالکل برباد اور خالی تھا۔ اس نے درد بھرے لہجے میں لڑکیوں کو پکارا کہ لو اس کو پکاؤ اور اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرو۔ اللہ تعالےٰ کا اپنی مخلوق پر اختیار ہے اس کے قبضہ میں لوگوں کے دل ہیں۔

لڑکیاں اسے کاٹ کاٹ کر بھوننے لگیں۔ مجھے بہت دُکھ ہوا۔ میں نے باہر سے آواز دی۔ اے اللہ کی بندی! اس کو مت کھانا۔ وہ کہنے لگی تو کون ہے؟ میں نے کہا۔ ایک پردیسی مسافر ہوں۔ وہ بولی۔ تُو ہم سے کیا چاہتا ہے؟ ہم خود ہی مقدر کے قیدی ہیں۔ تین سال سے ہمارا کوئی ہمدرد و مددگار نہیں ہے تُو ہم سے کیا چاہتا ہے؟

میں نے کہا۔ مجوسیوں کے ایک فرقہ کے سوا مردار کا کھانا کسی بھی مذہب میں جائز نہیں ہے۔ وہ بولی ہم خاندانِ نبوّت کے شریف (سیّد) ہیں۔ ان لڑکیوں کا باپ بہت معزز سیّد تھا اور وہ اپنے ہی جیسوں سے ان کا نکاح کرنا چاہتا تھا کہ اس سے پہلے ہی فوت ہو گیا۔ اس نے جو ترکہ چھوڑا تھا وہ ختم ہو گیا ہمیں معلوم ہے کہ مردار کا کھانا ناجائز ہے لیکن انتہائی مجبوری کی حالت (اضطرار) میں جائز ہو جاتا ہے۔ ہمیں چار روز سے فاقہ ہے۔

ربیعؒ کہتے ہیں ان کے حالات سن کر میرا دل پگھل گیا اور میں روتا ہوا وہاں سے واپس آ گیا اور میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ میرا ارادہ حج کرنے کا نہیں رہا۔ اس نے مجھے بہت سمجھایا، حج کے فضائل سنائے کہ حاجی ایسی حالت میں لوٹتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں رہتا وغیرہ۔ میں نے کہا بس اب لمبی چوڑی باتیں مت کرو۔

یہ کہہ کر میں نے اپنے کپڑے اور احرام کی چادریں اور باقی سامان لیا نقد چھ سو درہم بھی لیے ان میں سے ایک سو درہم کا آٹا خریدا۔ سو درہم کا کپڑا خریدا اور باقی رقم آٹے میں چھپا کر بڑھیا کے گھر جا پہنچا۔ یہ سب سامان اور آٹا کپڑا وغیرہ اس کو دے دیا۔

اس عورت نے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا اور کہا۔ اے ابن سلیمان! جا اللہ شانہٗ تیرے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کرے اور تجھے حج کا ثواب عطا کرے۔ اور جنت میں اعلیٰ مقام دے اور اس کا ایسا بدلہ دے جو تجھ پر بھی ظاہر ہو جائے۔ سب سے بڑی لڑکی نے کہا اللہ تعالےٰ تیرا ثواب دوگنا کرے، اور تیرے گناہ بخش دے۔ دوسری بولی۔ اللہ جل شانہٗ تجھے اس سے بہت زیادہ عطا فرمائے جتنا تو نے ہمیں دیا ہے۔ تیسری بولی۔ حق تعالےٰ شانہٗ ہمارے دادے کے ساتھ تیرا حشر کرے۔ سب سے چھوٹی نے دعا کی۔ اے اللہ! جس نے ہم پر احسان کیا ہے تو اس کا نعم البدل اس کو فوراً عطا کر۔ اور اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر۔

ربیع کہتے ہیں حاجیوں کا قافلہ روانہ ہو گیا میں کوفہ میں ہی پڑا رہا۔ یہاں تک کہ وہ سب لوگ حج سے فارغ ہو کر لوٹ بھی آئے۔ مجھے خیال ہوا کہ ان حاجیوں کا استقبال کروں، ان سے اپنے لیے دعا کراؤں شاید کسی کی مقبول دعا مجھے بھی لگ جائے۔ جب حاجیوں کا پہلا قافلہ میرے سامنے آیا تو مجھے اپنی حج سے محرومی پر بہت افسوس ہوا اور رنج کی وجہ سے میرے آنسو نکل پڑے۔ جب میں ان سے ملا تو میں نے کہا اللہ جل شانہٗ تمہارا حج قبول فرمائے اور تمہارے اخراجات کا نعم البدل عطا فرمائے۔

ان میں سے ایک نے کہا یہ دعا کیسی؟ میں نے کہا ایسے شخص کی دعا جو دروازہ تک کی حاضری سے محروم رہا ہو۔ وہ کہنے لگے بڑے تعجب کی بات ہے اب تُو وہاں جانے سے انکار کرتا ہے تُو ہمارے ساتھ عرفات کے میدان میں نہیں تھا؟ تو نے ہمارے ساتھ رمی جمرات نہیں کی؟ تو نے ہمارے ساتھ طواف نہیں کئے؟ میں اپنے دل میں سوچنے لگا کہ یہ اللہ کا لطف ہے۔ اتنے میں خود میرے شہر کے حاجیوں کا قافلہ آ گیا۔ میں نے کہا۔ حق تعالےٰ شانہٗ تمہاری کوششوں کو مشکور فرمائے، تمہارا حج قبول فرمائے۔

وہ بھی یہی کہنے لگے کہ تُو ہمارے ساتھ عرفات پر نہیں تھا؟ یا رمی جمرات نہیں کی۔ اب انکار کرتا ہے۔ ان میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور کہنے لگا کہ بھائی! اب انکار کیوں کرتے ہو کیا بات ہے؟ آخر تم ہمارے ساتھ مکہ میں نہیں تھے؟ یا مدینہ میں نہیں تھے؟ جب ہم قبر اطہر کی زیارت کر کے باب جبرئیل سے باہر کو آ رہے تھے۔ اس وقت بہت بھیڑ کی وجہ سے تم نے یہ تھیلی میرے پاس امانت رکھوائی تھی۔ جس کی مہر پر لکھا ہوا ہے جو ہم سے معاملہ کرتا ہے نفع کماتا ہے۔ یہ تمہاری تھیلی واپس ہے۔

ربیع کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے اس تھیلی کو کبھی اس سے پہلے دیکھا بھی نہیں تھا۔ اس کو لے کر گھر آیا، عشاء کی نماز پڑھی، اپنا وظیفہ پورا کیا۔ اس کے بعد بہت دیر تک اسی سوچ میں رہا کہ آخر یہ کیا ماجرا ہے؟ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور ہاتھ چومے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا، سلام کا جواب دیا اور فرمایا۔ اے ربیع! آخر ہم کتنے گواہ اس پر قائم کریں کہ تُو نے حج کیا ہے۔ تُو مانتا ہی نہیں — سُن! بات یہ ہے اس عورت پر جو میری اولاد تھی صدقہ کیا اور اپنا زادِ راہ ایثار کر کے اپنا حج ملتوی کر دیا تو میں نے اللہ جل شانہٗ سے دعا کی کہ وہ اس کا نعم البدل تجھے عطا فرمائے تو حق تعالےٰ شانہ نے ایک فرشتہ تیری صورت بنا کر اس کو حکم فرما دیا کہ وہ قیامت تک ہر سال تیری طرف سے حج کیا کرے اور دنیا میں تجھے یہ عوض دیا کہ چھ سو درم کے بدلے چھ سو دینار (اشرفیاں) عطا کیں تو اپنی آنکھ کو ٹھنڈی رکھ۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی الفاظ ارشاد فرمائے۔ مَنْ عَامَلَنَا رَبِحَ (جو ہم سے سودا کرتا ہے نفع کماتا ہے)۔

ربیعؒ کہتے ہیں جب میں سو کر اٹھا تو اس تھیلی کو کھولا اس میں چھ سو اشرفیاں تھیں۔ (اشعۃ السادی)

(خاموش مبلّغ، ملتان)

چھینک اور جمائی لینا

حدیث: اَلْعَطْسَۃُ الشَّدِیْدَۃُ وَالتَّثَاءُبُ الرَّفِیْعُ مِنَ الشَّیْطَانِ۔

ترجمہ: سخت چھینک مارنا اور زور سے جمائی لینا شیطانی حرکت ہے۔

بقیہ : اسلام سیاسی مذہب ہے ۔

نیز یہ دنیا عالم اسباب ہے قوموں کی تخریب و تعمیر، عروج و زوال عزت و ذلت، غرض جو کچھ بھی عالم میں ہو رہا ہے خاص قوانین کے ماتحت ہو رہا ہے اور وہ قوانین طبعی ہیں، نہ کہ روحانی و ملکی سو جو قوم اس مادی عالم میں رہتے ہوئے ان قوانین کی خلاف ورزی کرتی ہے اور بغیر مادی اسباب کے اپنی بقا اور ارتقا چاہتی ہے اس کو عزت و آبرو کی زندگی بسر کرنے اور زیادہ دیر تک زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ سورہ رعد ۱۳ آیت ۱۱ (ترجمہ) اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ نہ بدلیں جو ان کے جیتوں میں ہے کا زبردست اور اٹل قانون ان کو جلدی صفحہ ہستی سے مٹا دیتا ہے۔ قوموں کے عروج و زوال کے قوانین کو خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ اور وہ قوانین وہی ہیں جن پر آج دنیا کی ترقی یافتہ اور پس ماندہ قومیں چل رہی ہیں۔ کاش مسلمانوں کی نظر قرآن کریم پر ہوتی اور وہ اپنی قبر آپ کھودتے مگر قرآن کے اندھے مقلدوں نے دنیا کو اس طرف آنے ہی نہیں دیا۔ قرآن کریم نے نہ صرف عروج و ارتقا کے قوانین بیان کر دیئے ہیں بلکہ ان قوانین کے علم کو ایمانداروں کی علامت قرار دے کر کائنات کا راز معلوم کرنے اور کائناتِ ارضی سے کماحقہ استفادہ حاصل کرنے کی ترغیب و تحریص دلائی اور ان علوم و فنون اور سائنس و ایجادات کی بنیاد رکھ دی جن کو دنیا کی آلائشیں اور نجاستیں سمجھتا رہا ہے کیا سیاسی قوت کے بغیر مسلمان زندہ رہ سکتے ہیں ؟

مت بھولو

- دنیا کی رنگینیوں میں قبر کے اندھیروں کو مت بھولو۔
- گناہ کرتے وقت اس کی سزا کو مت بھولو۔
- شرکت کرتے وقت خدائے واحد کے عذاب کو مت بھولو۔
- والدین کا دل دکھاتے وقت دوزخ کی آگ کو مت بھولو۔
- نماز چھوڑتے وقت مت بھولو کہ نماز مومن اور کافر میں تمیز کرتی ہے۔
- وعدہ کرتے وقت اپنی ہمت اور استطاعت کو مت بھولو۔
- یتیم کا مال کھاتے وقت اللہ کے قہر کو مت بھولو۔

عادل رشید قریشی، لاہور

ماہانہ مجلس ذکر

ماہانہ مجلس ذکر حضرت مولانا عبید اللہ انور ۴ر مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد خضرا سمن آباد لاہور میں کرائیں گے۔

جامعۃ خیر العلوم ممتاز آباد ملتان کا سالانہ جلسہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ بمطابق ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ہونا قرار پایا ہے۔ مندرجہ ذیل علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرما رہے ہیں :۔

۱ ۔ پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب فیصل آباد
۲ ۔ ابن امیر شریعت حضرت عطاء المنعم بخاری شاہ صاحب
۳ ۔ خطیب العصر حضرت مولانا سید عبد المجید شاہ صاحب
۴ ۔ خطیب پاکستان حضرت مولانا عبد الشکور دین پوری
۵ ۔ مفکر اسلام حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب لندن
۶ ۔ مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑہ
۷ ۔ حضرت مولانا محمد حسین حیدری ملتان
۸ ۔ حضرت مولانا محمد یوسف رحمانی لودھراں
۹ ۔ حضرت مولانا عبد الغفور حقانی شجاع آباد
۱۰ ۔ حضرت مولانا حافظ سلطان احمد صاحب ڈیرہ غازیخان

الداعی الی الخیر : محمد اسحاق مہتمم جامعہ خیر العلوم ممتاز آباد ملتان

(2429

تعارف و تبصرہ

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں دفتر میں ضرور بھیجئے ——— مدیر

تقلید اور امام اعظم رح

تالیف : ابو الکلام خالد محمود خواجہ
قیمت : -/۲۴ روپے
ملنے کا پتہ : ربّانی کتاب گھر
۱۴۸ بیرون پاک گیٹ ملتان

مدینۃ الاولیاء ملتان کے نوجوان وکیل کی یہ علمی اور تصنیفی پیش کش ہے جو اس وقت زیر تبصرہ ہے۔ تقلید کے معاملہ میں بعض لوگوں کا جارحانہ طرز عمل اور صدیوں پر پھیلے ہوئے لاتعداد صلحائے امّت کی تقلیدی روش کے خلاف حاسدانہ انداز گفتگو نے معاشرہ میں کئی ایک خرابیاں پیدا کر دی ہیں۔ سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ اس طبقہ سے متعلق عام لوگ دین و ملّت کے عظیم المرتبت خدام کے خلاف ایسی بدزبانی اور بے راہروی اختیار کرتے ہیں کہ الاماں ——— اس روش نے جیسی کچھ خرابیاں پیدا کیں اس کا رونا اس طبقہ کے خود بہت سے علماء نے رویا تو سہی لیکن افسوس کہ اپنی روش سے ہٹے نہیں اور بدستور اسی پر اڑے رہے ——— ان حضرات کی گز بھر لمبی زبانوں کا سب سے زیادہ ہدف حضرت الامام السید ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ تعالےٰ جیسے محدث کبیر، فقیہ امّت اور مقنّن اعظم ہیں جن کی اجتہادی اور فقہی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے ——— تقلید کے مسئلہ پر علمی گفتگو اور حضرت الامام قدس سرہ کی جلالت علمی اور ان کی خدمات ملیہ پر اس سے قبل بھی بہت سے حضرات نے مختلف زبانوں میں لکھا۔ یہ کتاب جو ایک صالح اور فاضل نوجوان نے نہایت ہی خیر خواہی کے جذبہ سے لکھی ہے، اسی سلسلہ کی ایک کڑی اور اس باب میں خوبصورت اضافہ ہے۔ جس پر ہم انہیں مبارکباد کہتے اور دعا گو ہیں کہ وہ اس میدان میں مزید آگے بڑھیں اور اپنی صلاحیتوں سے مخلوق خداوندی کو فائدہ پہنچائیں گے ——— امید کہ اہلِ علم اور باشعور مسلمان اس کتاب کا خوشدلانہ خیر مقدم کریں گے۔

بشانِ صحابہؓ اور برکاتِ وضو

یہ دونوں رسالے ہمارے مخدوم و معظم مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی کے قلم سے ہیں جن میں سے پہلا رسالہ اب چوتھی بار شائع ہوا ہے۔ اس رسالہ میں موصوف نے بارگاہِ رسالت کے اوّلین خدّام، محسنین امّت حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان سے متعلق قرآنی آیات کا احصا کرنے کی نہایت خوبصورت کوشش کی ہے جو اس دَورِ الحاد میں ایک مستحسن کوشش ہے۔ آج جب کہ شر و فتن کا دَور ہے اور عام لوگ اس حد تک بے باک ہو چکے ہیں کہ وہ امت کے صدرِ اوّل کے عظیم انسانوں کے حقیقی مقام سے نا واقف ہو کر دسیوں قسم کی گستاخیاں کر بیٹھتے ہیں۔ ایسے ماحول میں قاضی صاحب کا یہ رسالہ بے ادبی کے زہر کا تریاق ثابت ہوگا۔ ضرورت ہے کہ اہل خیر اسے بکثرت تقسیم کریں ——— دوسرا رسالہ چند ماہ پہلے کے آپ کے ایک خطبہ جمعہ کی ترتیب و تہذیب پر مشتمل ہے جس میں وضو جیسے انتہائی روشن اور مقدس عمل کی برکات کا

شکار ہیں۔ اس رسالہ کے پڑھنے کے بعد اُن سے بچ جائیں گے اور اس عمل کا حق ادا کر سکیں گے۔ پہلے رسالہ کا ہدیہ ۵/- روپے اور دوسرے ۵۰/۱ روپیہ ہے۔ ملنے کا پتہ: دارالارشاد، مدنی روڈ۔ اٹک شہر

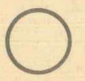
عیادت مریض

مولانا محمد یوسف قریشی مہتمم جامعہ اشرفیہ پشاور کا یہ مختصر رسالہ ہے۔ جس میں حدیث کے حوالہ سے عیادت مریض کے ضمن میں جملہ ہدایات اکٹھی کر دی گئی ہیں۔ یہ بقامت کہتر بقیمت بہتر رسالہ مولانا کے پتہ سے حاصل کر کے اس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ جو بہت ضروری ہے۔

حضرت تھانوی کے مزاحیہ حکایات

ادارہ تالیفات اشرفیہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر نے مولانا تھانوی قدس سرہٗ کے مواعظ سے وہ حکایات جمع کی ہیں جو بظاہر مزاحیہ ہیں لیکن ان گنت اور متعدد مسائل انہی سے حل ہو سکتے ہیں دلچسپ لیکن سبق آموز رسالہ ہے۔

ہدیہ محض ۳/- روپے



اقبال۔ قائداعظم اور پاکستان

قیمت ۲۵/- روپے

ملنے کا پتہ: نذیر سنز ۴۰، اے اردو بازار لاہور

راجا رشید محمود جو کسی وقت اچھی نعتیں کہہ کر ذخیرہ آخرت کا اہتمام کرتے تھے۔ اب اس طرح کی کتابیں لکھنے پر آ گئے ہیں۔ جو ہم نے کھولی تو اس نیت سے کہ چلیں شاید اقبالؒ جناحؒ اور پاکستان کے حالات و واقعات اور تاریخ کے حوالہ سے اس میں کچھ قیمتی مواد ہوگا۔ لیکن ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی جب ہم نے دیکھا کہ راجہ صاحب انتشارِ ذہنی فکری کا اس حد تک شکار ہیں کہ شاید انہیں خود معلوم نہیں کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے اپنے ممدوحین کی مدح و ستائش (بے جا) اور ان کے سیاسی مخالفین پر کیچڑ اچھالنے کا جو بھونڈا انداز اختیار کیا ہے وہ غایت درجہ افسوسناک ہی نہیں شرمناک ہے۔ مناسب ہوگا کہ ہم مصنفین و ناشرین سے درخواست کریں کہ وہ نئی نسل پر رحم کھائیں اور اپنی صلاحیتوں کو مثبت راہوں پر لگائیں کہ ان گھسے پٹے افکار سے اب کوئی فائدہ نہ ہوگا ——— ہمارے اس تبصرہ سے کئی ایک پراگندہ خاطر ہوں گے لیکن ہم نے غایت درجہ مجبور ہو کر یہ گذارش کی، امید کہ برا ماننے کے بجائے اصلاح احوال کی کوشش کی جائے گی۔

بقیہ: خطبہ جمعہ

حرفِ آخر

اس لئے ضروری ہے کہ اہل سنت و جماعت اپنے خیالات کی اصلاح و تطہیر کریں۔ اسلام کے حوالہ کی بزرگ شخصیات کے لئے امام کا لفظ گو غلط نہیں لیکن جب ہم اپنی بولی ٹھولی میں امام الائمہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام نہیں کہتے اور ان کے ساتھ علیہ السلام کے بجائے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے اور لکھتے ہیں تو باقی سب حضرات اپنی تمام تر عظمت کے باوجود ان سے بہر طور چھوٹے ہیں ان کے ساتھ امام اور علیہ السلام کے الفاظ کہنا دشمنانِ دین اور شاہ ولی اللہ کی زبان میں زندیق لوگوں کے ساتھ ایک طرح کی مناسبت ہے جس سے بچنا اور اپنے ایمان و عقیدہ اور اعمال کی اصلاح کے لئے کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ پر اعتماد و تمسک لازم ہے۔

اللہ رب العزت توفیق ہدایت دے۔

طبّی مشورے

براہ راست جواب کے خواہش مند حضرات جوابی لفافہ ضرور بھیجیں۔

حکیم آزاد شیرازی اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

پریشان خیالی

س: آپ کے مشورہ کے مطابق چھوٹے بھائی کا علاج ہومیو پیتھک ڈاکٹر سے کرا رہا ہوں جس سے کافی افاقہ ہے۔ آپ کے مشورہ کا تہ دل سے شکرگزار ہوں۔

بندہ خود بھی کافی مدت سے بیمار ہے۔ بندہ کی عمر ۲۲ سال ہے غیر شادی شدہ ہے۔ پاخانہ کے وقت پیشاب کے قطرے خارج ہوتے ہیں، اعصابی کمزوری ہے، خون کی کمی ہے، قبض رہتا ہے۔ بواسیر کی بھی شکایت ہے۔ رکوع اور سجدہ کے وقت محسوس ہوتا ہے کہ ہوا خارج ہو گئی ہے جس سے نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔ کام کرنے سے دل زور سے دھڑکتا ہے سانس چڑھتا ہے، منہ تھوک سے بھرا رہتا ہے۔ چارپائی پر لیٹتے ہوئے رالیں ٹپکتی ہیں۔ سوتے وقت ڈراؤنے خیالات آتے ہیں۔ صبح اٹھتے وقت طبیعت زیادہ پریشان ہوتی ہے۔ براہ کرم کوئی مجرب، آسان اور سستا نسخہ تجویز فرمائیں۔

(محمد اسحاق، تلونڈی، ضلع فیصل آباد)

ج: آپ مندرجہ ذیل مجرب آسان اور سستا نسخہ استعمال کریں نیز بہتر ہے کہ شادی کرا لیں۔ اور وہم سے بچیں۔ آپ کو بیماری کم ہے۔ وہم زیادہ ہے۔ شادی سے آپ کی بہت سی پریشانیاں اور وہم دور ہو سکیں گے۔

پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، پوست بہیڑہ، آملہ مقشر، گل سرخ ہر ایک ۵ تولہ، انیسون ۳ تولہ، برگ سنا مکی ۳ تولہ، نمک سیاہ تولہ۔ تمام چیزیں باریک پیس کر ملا لیں۔ روزانہ صبح دوپہر شام کھانے کے بعد ۲/۱ ماشہ تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔ نیز ۴ ماشہ رات سوتے وقت گرم دودھ کے ساتھ کھائیں۔ انشاءاللہ صحت ہوگی۔

اُمّ الصبیان

س: میرے بچے کی عمر سات ماہ ہے۔ پیدائش کے دوسرے دن غسل دیتے وقت بچے نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گیا۔ اب بچہ سات ماہ کا ہے لیکن یہ بیماری دورے کی شکل میں ہفتے دو ہفتے بعد پھر ظاہر ہوتی ہے۔ حکیموں ڈاکٹروں کے علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ براہ کرم کوئی آزمودہ نسخہ تجویز کریں

(سیف اللہ تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان)

ج: عود صلیب کا ایک دانہ جس میں سوراخ نہ ہو، لے لیں۔ اور دھاگہ میں پرو کر بچے کے گلے میں لٹکا دیں۔ نیز خمیرہ گاؤزبان عود صلیب والا ایک ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام کھلائیں۔

رات سوتے وقت سورۂ یٰسین پڑھ کر پھونکیں۔ صبح نماز فجر کے بعد سورۂ اخلاص، فلق اور والناس پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ انشاءاللہ صحت ہوگی۔